شہری

SHEHRI

آپ کو اس حقیقت پر ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ سمجھدار
اور ذمہ دار شہریوں کا ایک چھوٹا سا گروپ دنیا کو بدل سکتا ہے۔
بے شک یہی وہ کام ہے جو اکثر ہوجایا کرتا ہے۔

JULY - DECEMBER 2012 VOL. 25/NO.3

''معزز شہریوں''

شہری ممبران ''معزز شہریوں'' کے ہمراہ ۱ مارچ ۲۰۱۲ء

اس عظیم انسان کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے جو ''شہری کا سربراہ'' تھا جسے پہلے تسلیم نہیں کیا گیا، کثیر خبروں، اداریوں کالم میگزین کے آرٹیکل اور ٹی وی کی کمنٹری کہ اچانک ان کے انتقال پر اپنے شدید جذبات کا اظہار کرتے ہوئے جو کراچی کا ضمیر تھا اور شیر کاؤس جی شہری سے منسلک ہوئے۔ سی بی ای ۱۹۹۰ کے وسط میں جب ہم نے آہستہ آہستہ کراچی کے ماحول کے متعلق اس کی تعمیر مثلاً پارکوں آرام پہنچانے والی جگہوں کی تعمیر اور دیکھ بھال۔ غیر قانونی عمارتیں، ماسٹر پلان کی خلاف ورزی۔ دو اہم محاذ جو اپنے زمانے میں عروج پر تھے سپریم کورٹ میں 1999ء میں گلاس ٹاورز۔ کٹ لائن فیاسکو۔ کوسٹا لا ویئیا میں بے ہنگم بلندی جو باغ ابن قاسم میں تھی۔ اس عظیم کورٹ کے فیصلوں نے شہری حقوق کو تحفظ دیا جس سے پاکستانی شہریوں میں عوامی مفادات کے تحفظ کا شعور اجاگر ہوا کہ عام لوگوں کو اس کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہے۔

کبھی کبھار عدلیہ سے بھی اس کے لئے مدد لینی پڑتی ہے تاکہ ان لوگوں سے مخاطب ہوا جاسکے جو معاشرے میں سنگین غلط کام کرتے ہیں۔

13-3

شہری ممبر شپ

صرف -/1000 روپے

2013ء کے لئے اپنی ممبر شپ کی تجدید کروانا نہ بھولیں۔ شہری کا ساتھ دیجئے اور ایک اچھے شہری کے طور پر اس شہر کو صاف، صحت مند اور ماحول دوست جگہ بنانے میں اپنا کردار ادا کیجئے۔

شہری میں شمولیت اختیار کیجئے

بہتر ماحول کی تشکیل کے لیے آج ہی مبلغ ایک ہزار روپے (سالانہ ممبر شپ فیس) بصورت کراس چیک بنام شہری۔C.B.E اور اپنی پاسپورٹ سائز تصویر مندرجہ ذیل پتے پر بھیجیں۔

88-R، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس کراچی 75400، پاکستان فون فیکس 34530646

نام: ____________________

فون (آفس): ____________________

فون (آفس): ____________________

پتہ: ____________________

____

پیشہ: ____________________

ایڈیٹوریل

۲۰۱۲ء اپنے اختتام کے قریب ہے۔ یہ ماحولیات کے لئے کٹھن چکر کی طرح رہا۔ کچھ مسائل کو شہریوں اور حکومت نے سنجیدہ لیا جب کہ کچھ حسبِ معمول سرد خانے کی نذر ہو گئے۔

غلط پالیسیوں۔ بُری منصوبہ بندی ناعاقبت اندیشی، بدعنوانیوں اور کرپشن پوری طرح سے پہلے سے بھی زیادہ دکھائی دے رہا ہے۔ جس کے برے نتائج نظر آرہے ہیں۔ کچرا ہر طرف سڑتا دکھائی دیتا ہے۔ پلاسٹک کے تھیلے ابھی تک نہیں لگے نہ جا رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے ضمیر ہی مر گیا ہو اور احساس ذمہ داری ختم ہو گیا ہو۔ ٹریفک کے قوانین اور آداب مذاق بن چکے ہیں۔ جو ہم میں سے ٹریفک سگنل پر رکتے ہوں ان کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ لوگوں میں ڈرائیونگ یا پارکنگ کرتے وقت صبر و برداشت نہیں رہا ہے۔ سڑکیں خطرناک بن چکی ہیں اور لوگ غصے اور تناؤ کی حالت میں رہتے ہیں۔ ہم سب آرام طلب بن چکے ہیں۔ ہم مسلسل شکایت کرتے ہیں ہر چیز کے بارے میں مگر خود اپنے اندر نہیں دیکھتے اور خود سے نہیں پوچھتے کہ ہم نے اپنے ہی ماحول کو خراب کرنے میں کتنا کردار ادا کیا ہے؟

ضابطہ اخلاق مرتب کرنے والے ادارے سندھ ماحولیاتی تحفظ ایجنسی (SEPA) پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایجنسی (PEPA) سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی (SBCA) تیل اور گیس ریگولیٹری اتھارٹی (OGRA) نے اپنے کردار اور ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں سے چشم پوشی ہر طرف دکھائی دیتی ہے۔ ہمارے سمندر ہمارے ساحلی علاقے اور دریا یہ دکھاتے ہیں کہ (SEPA) نے اپنی ذمہ داریاں پوری طرح سے نہیں ادا کیں۔ SCBA جس کی سب سے زیادہ ہوئی تھی۔ OGRA کا کرپشن بھی ہر روز نظر آتا ہے جب ہم CNG اسٹیشن پر ہر روز گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں دیکھتے ہیں اور جن کی وجہ سے ٹریفک جام ہو جاتا ہے اور دیگر مسائل الگ پیدا ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ OGRA نے CNG اسٹیشن کے قیام کی اجازت دیتے وقت اپنے ہی بنائے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی کی۔ CNG اسٹیشن جہاں قانونی طور پر قائم کرنے نہیں بھی چاہئے تھے وہاں بھی غیر قانونی طور پر قائم کر دیئے گئے۔ میں حیران ہوں کہ مجاز حکام نے اجازت دیتے وقت اس بات کو ملحوظ بھی رکھا کہ انہوں نے کیا کیا؟

پبلک ٹرانسپورٹ، سرکلر ریلوے صرف خواب بن کر رہ گئے ہیں۔ شاید ہمارے نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں اُن کو دیکھیں یا ان کے متعلق تاریخ کی کتابوں میں پڑھیں۔

بطور اس شہر کا شہری ہمیں چاہئے کہ ہم اشیاء خورد و نوش کے بارے میں سنجیدگی سے غور کریں اور ان کے تحفظ کا سوچیں۔ کراچی کے قریب موجود اچھی زرعی زمین کو تجارتی اور رہائشی زمین میں تبدیل کیا جا رہا ہے یا استعمال کیا جا رہا ہے۔ غذا مہنگی ہوتی جا رہی ہے چونکہ یہ دور دراز سے آتی ہے۔

ان سب تاریکیوں اور بدقسمتی کے بعد بھی کچھ اچھا بھی ہے۔ قدرت بہت ہی طاقتور ہے اور نافرمان ہے۔ میرا مطلب ہے کہ درخت اُس جگہ بھی اُگتے ہیں جہاں انہیں نہیں اُگنا چاہیے/ اُگانا چاہئے کیوں کہ شہریوں نے اپنی طرف سے پوری طرح انہیں تباہ کرنے کی سعی کر دی۔ انھوں نے ان درختوں کی بنیاد پر سیمنٹ تک کروا دیئے ان کو بغیر کسی وجہ کے کاٹ ڈالا جاتا ہے۔ اور جو ہم میں سے ان کو کاٹنے سے بچانا چاہتے ہیں انہیں بے وقوف تصور کیا جاتا ہے۔ انہیں بہ مشکل پانی ملتا ہے کچھ ڈیزل کے دھوئیں سے مل جاتی ہے اور پھر بھی یہ پیدا ہو جاتے ہیں اور سایہ اور امن/ سلامتی دیتے ہیں۔ کراچی والوں کو قدرت فراموش کر دے گی اگر درخت غائب ہو گئے۔ کیا ۲۰۱۳ء ہم میں تبدیلی لائے گا! چلئے ہم امید کرتے ہیں۔ آپ سب کو سال نو مبارک ہو۔

اندرونی صفحات

1) لوگ اور زمین
صفحہ 4 - 3

2) موسمی تبدیلیوں پر ورکشاپ
صفحہ 8 - 5

3) کورٹ کیسز
صفحہ 13 - 9

4) سرگرمیوں پر ایک نظر
صفحہ 15 - 14

5) ڈھاکہ رپورٹ
صفحہ 17 - 16

6) سماجی احتساب کے لئے پروجیکٹ
صفحہ 19 - 18

7) درختوں کی کٹائی
صفحہ 20

8) انسانی حقوق اور قوانین پر ورکشاپ
صفحہ 24 - 21

9) کراچی میں ویریانمو
صفحہ 25

شہری

R-88، بلاک 2، PECHS، کراچی 75400، پاکستان۔

ٹیلی فون/ فیکس
9221-34530646 / 34382298

ایڈیٹوریل کنسلٹنٹ
شہری کیو پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

مینیجنگ کمیٹی:

چیئرپرسن : کیمر حامد ووگی
وائس چیئرپرسن : ڈیرک ڈین
جنرل سیکریٹری : امبر علی بھائی
خازن : عامرہ جاوید
ممبران : نورالدین احمد
محمد علی رشید
روبالڈو ڈی سوزا

شہری اسٹاف
کوآرڈینیٹر: سرور خالد
اسسٹنٹ کوآرڈینیٹر: محمد ریحان اشرف

شہری کے بانی ممبران:
1۔۔۔ جناب حامد قدری (ماہرِ معاشیات)
2۔۔۔ جسٹس فخر الدین جی ابراہیم
3۔۔۔ محترمہ عمیرہ زیدی (آرکیٹکٹ)
4۔۔۔ جناب دانش آزر زوبی (آرکیٹکٹ)
5۔۔۔ جناب نوید حسین (آرکیٹکٹ)
6۔۔۔ میر ظفر علی شیخ
7۔۔۔ ڈاکٹر قیصر بنگالی (ماہر معاشیات)

ہم معاونت کا خیر مقدم کرتے ہیں

دلچسپی رکھنے والے معاون مصنف رہنمائی کے لئے شہری کے دفتر سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ شہری نیوز لیٹر پڑھنے والوں میں طلبہ، پیشہ ور افراد، ماہرین ماحولیات، پالیسی ساز، INGO's اور دیگر ادارے شامل ہیں۔ اس میگزین میں درج خیالات سے ایڈیٹوریل کنسلٹنٹ اور مینیجنگ کمیٹی کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ڈیزائن: شہری کیو پبلیکیشن پرائیویٹ لمیٹڈ
پرنٹرز: شمیم پرنٹرز، فون: 0334-3445241

اس نیوز لیٹر کی پرنٹنگ کے لئے شہری نیدرلینڈ کے نومان فاؤنڈیشن کی مدد کا شکر گزار ہے۔

IUCN

کراچی واٹر اور سیوریج بورڈ، واٹر ہائیڈرینٹ

امبر علی بھائی

واٹر ہائیڈرینٹ ہمیشہ پریس کا حصہ رہے ہیں۔ نومبر ۲۰۱۲ میں جیو (GEO) نے بھی اس پر کافی مواد دکھایا۔ ایم ڈی واٹر بورڈ نے گورنر کی مداخلت پر استعفیٰ بھی واپس لے لیا۔ شہری CBE کافی عرصہ سے KWSB مشاہدہ کر رہی ہے اور اپریل ۲۰۱۲ میں ہمیں سندھ ہائی کورٹ کی جانب سے ہدایات بھی دی گئی کہ ہم اُن کو تعاون و مدد فراہم کریں تاکہ وہ فیصلہ کرسکیں یا یقین کرسکیں کہ آیا کہ واٹر ہائیڈرینٹس کو چلانا اور انہیں قائم کرنا قانون کے مطابق درست ہے اور اگر ہے تو ان کے لئے کیا ضابطہ اخلاق مرتب کیا جائے۔

پانی کے اس سنگین مسئلے پر بہت غور و خوض اور متعلقہ افسران کی میٹنگ کے بعد اور KWSB 1994ء کے ایکٹ کو پڑھنے کے بعد ہائیڈرینٹس کے معیار انہیں چلانے کے طریقہ کار پر نظرثانی کی گئی۔ ہمیں محسوس ہوا کہ شہریوں کو پانی کے متعلق مزید جاننا چاہئے جیسے وہ استعمال کرتے ہی اور ساتھ اس ادارے کا جو ہم تک اسے پہنچاتا ہے۔ KWSB کراچی کا اپنا فراہمی آب کا کوئی ذریعہ نہیں۔ نہ ہی کوئی قدرتی جھیل نہ بند اور نہ دریا ہے کراچی کے شہریوں کو پانی کے لئے دریائے سندھ پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور زیرزمین پانی پر۔ کراچی کو روزانہ 650 ملین گیلن پانی مہیا کیا جاتا ہے جس میں سے 550 دریائے سندھ سے اور 100 ملین دریائے حب سے۔ (حب ڈیم)

تاہم KWSB پانی مہیا کرنے والے ادارے اور عام صارف کے درمیان کوئی ربط نہیں اور اس کے لئے مسلسل جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ (بقیہ صفحہ 13 سے جوڑا گیا ہے) جو صوبائی حکومت اور مقامی حکومت کے

بقیہ 13

OFFICE OF THE CHIEF ENGINEER
HYDRANT CELL / TANKER SERVICES .KW&SB.
ST-6, Block-6 Near T.O. Clinic Main Gulshan Chowrangi
GULSHAN-E-IQBAL KARACHI Ph.99243041

NO.CE/HYD/ESSTT./KW&SB/2012/ Dated: 13-12-/2012.

DETAIL OF HYDRANT OF KW&SB.

S.NO.	NAME OF HYDRANT	LOCATION OF HYDRANT	NAME OF CONTRECTOR	NOS. OF TAPS (EXISTING)	NOS. OF TAPS (ACTUAL WORKING)	OPERATIONAL TIMINGS
1	KORANGI 16,000 ROAD HYDRANT	KORANGI 16,000 ROAD, CHAKRA GOTH.	M/S. SARHAD SUPPLIERS	4	2	8:00 HOURS
2	SAKHI HASSAN HYDRANT	SAKHI HASSAN CHOWRANGI NEAR SAFINA MOBILE MARKET.	M/S. QASIM & BROTHERS.	10	9	8:00 HOURS
3	SHAH FAISAL NO.4 HYDRANT	SHAH FAISAL COLONY, NEAR KHOKHER CLUB	M/S. SHAH & CO.	2	1	8:00 HOURS
4	N.E.K HYDRANT	(New NEK Pumping Station) GADAP TOWN	M/S. MEERWANI & BROTHERS.	5	3	8:00 HOURS
5	MANGHOPIR HYDRANT	NEAR MANGHOPIR RESERVOIR,	M/S. UMAIR ENTERPRISES SHAKEEL MEHAR	10	3	8:00 HOURS
6	GARDEN - SADDAR HAYDRANT	NEAR GARDEN ADJACENT KARACHI ZOO	M/S. SHAH & CO.	2	1	8:00 HOURS
7	NIPA- GULSHAN HYDRANT	NIPA, GULSHAN-E-IQBAL	M/S. SHAH MUHAMMAD KHAN	1	1	8:00 HOURS
8	SITE- QASBA HYDRANT	QASBA, MANGHOPIR ROAD	M/S. TOTAL SOLUTIONS	2	2	8:00 HOURS
9	SABA CINEMA HYDRANT	SABA CINEMA NORTH KARACHI	M/S. A.A. BUILDERS & DEV.	6	4	8:00 HOURS
10	BALDIA HYDRANT	NEAR BALDIA STADIUM	M/S. HAROON AWAN	3	2	8:00 HOURS
11	CATTLE COLONY HYDRANT	NEAR BIN QASIM TOWN	M/S. JAN & CO.	1	1	8:00 HOURS
12	LALAZAR HYDRANT	NEAR PNSC BUILDING, TOWER, KEMARI	M/S. S.SHAMRAIZ	1	1	4:00 HOURS
	LALAZAR HYDRANT	NEAR I.I.C. BRIDGE	M/S. M.S. TARIQ	1	1	4:00 HOURS
13	MALIR HYDRANT (CLOSED BY INSTRUCTION OF MPA)	MALIR - 15	M/S. G.M ENTERPRISES	2	1	8:00 HOURS
14	LANDHI HYDRANT (CHAMRA HYDRANT)	CHAMRA CHOWRANGI OPP NRL, LANDHI TOWN.	M/S. RUSH LEVELS	2	2	8:00 HOURS
15	MANZOOR COLONY HYDRANT	MANZOOR COLONY (SHAHEEN GROUND)	M/S. TOTAL SOLUTIONS	1	1	8:00 HOURS
16	GERMAN SCHOOL- ORANGI HYDRANT	NEAR GERMAN SCHOOL, ORANGI TOWN	M/S. ENG. GROUP OF CONS.	1	1	8:00 HOURS
17	KORANGI NO. 2 HYDRANT	KORANGI NO 2, CHAKRA ROUNDABOUT	M/S. AL-MEHRAN & CO. (SHAKEEL MEHAR & ALLODDIN BUKHSH)	7	2	8:00 HOURS
18	LANDHI NO.2 HYDRANT	FILTURE PUMP HOUSE LANDHI 89, LANDHI TOWN.	M/S. A.A. BUILDERS & DEV.	2	2	8:00 HOURS
19	SAFOORA HYDRANT	NEAR SAFOORA CHOWRANGI	M/S. WAJIH SABIH ENTERPRISES	1	2	8:00 HOURS
20	CHAKRA GOTH KORANGI HYDRANT	CHAKRA ROUNDABOUT, KORANGI TOWN	M/S. A.RAHIM & CO.	3	1	8:00 HOURS
21	CHAKRA II HYDRANT	PLOT NO. 606, NEAR MARIA MEDICAL CENTER, KORANGI NO 2 CHAKRA GOTH KARACHI	MR. GHULAM MUSTAFA MEMON	3	1	8:00 HOURS

تاریخ رقم کرنا

رولینڈ ڈی سوزہ

دنیا کا ہر ایک شہری اپنے مثبت طرزِ عمل کے ذریعے تاریخ رقم کر رہا ہے یا پھر اپنی سرد مہری کی وجہ سے الگ تھلگ رہ کر تاریخ کی کتابوں میں صرف فاتح اور سیاسی قد آور شخصیات ہی کو یاد نہیں رکھا جاتا بلکہ لوگوں کے کئے ہوئے اعمال اور معاشروں میں ہونے والے ہر عمل کا بھی ریکارڈ مرتب ہوتا ہے جو اس زمین پر اس کا نقشہ کھینچتا ہے۔

میرے خیالات بہت متاثر ہوئے۔ ان حالیہ کتب کے مطالعہ کے بعد جو عام کتابوں سے مختلف تھیں اور جن کو Jared EUCLA Diamond, جو کہ Puliter Prize یافتہ ہیں اور مصنف ہے The Third Chimpanze, Germs and Germs Guns اور Steel, کے اس کے علاوہ Collapse (A short history of Every one for the Past 13,000 years. How societed choose to fail and succeed. سب کے لئے پڑھنے کے لئے سفارش کی جاتی ہیں۔

کتاب Guns کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر توپیں وہ کردار ادا نہیں کر سکتیں جو جغرافیائی مواقع سماجی ترقی میں کرتے ہیں۔ Diamond کی کتاب Collapse سماجی ترقی میں انسانی کردار کو واضح کرتی ہے اور اس کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔

مختلف تہذیبوں کی سماجی ترقی کے گہرے مطالعے کے بعد جن میں مایا تہذیب کے بادشاہوں سے لے کر جدید چین تک Diamond نے کوشش کی ہے کہ معاشروں میں عروج و زوال کیوں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہ اس نے اپنی شفاف تھیوری میں پیش کیا۔ اس نے پانچ عوامل کی نشان دہی کی جو تباہی کے بنیادی عناصر ہیں۔ جن میں موسمی تبدیلیاں، مخالف پڑوسی، تجارتی شراکت دار (جو ذریعہ تجارت میں مختلف اشیا کے) ماحولیاتی مسائل اور آخر کار معاشرے میں سماج کا اس پر ردِعمل۔ ان میں سے پہلے چار عوامل شاید کبھی اثر انداز ہوتے ہیں اور کبھی نہیں بھی اور کبھی کبھی یہ پوری طرح سے ثابت نہیں کر پاتے۔ جن کا دعویٰ Diamond کرتا ہے مگر پانچواں عنصر ہمیشہ کرتا ہے۔ اس کا خاموش پہلو یہ ہے کہ سماج میں ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے پر ردِعمل اور کنٹرول معاشرے کے اپنے ہاتھ ہی میں ہے۔ یہ کہنا ہمیشہ درست نہیں۔ دوسرے الفاظ میں اگر کہا جائے کہ معاشرہ/سماج اپنے لیے "ناکام ہونا" پسند کرتا ہے۔

Dyer (ڈائر) یہ پیش گوئی کرتا ہے کہ ہمارے موجودہ طریقہ کار (یہاں کم تحفظ دینا اور جہاں قابل تجدید قدرتی وسائل) آبادی کی بڑی تباہی عالمی قحط یا تہذیبی زوال/تباہی بذریعہ جنگ 2100 صدی عیسوی تک یا اس سے پہلے ہوسکتی ہے۔ 2009ء

میں بی بی سی کی "Hard Talk" میں James Love Lock جو برطانوی ماہر ماحولیات ہے۔ پیشگوئی کرتا ہے کہ دنیا کی آبادی 2100 تک ایک بلین سے بھی کم رہ جائے گی اور "ہر سات میں سے ایک فرد ہی بچ پائے گا۔ بنی نوع انسان کی بڑھتی ہوئی بھوک/ہوس کہ وہ زیادہ سے زیادہ استعمال کرے اس کی ذہانت کو جھٹلاتی ہے۔ 4.5 بلین سالہ زندگی میں انسان ہی پہلی زمینی مخلوق ہے جو قدرتی طریقے پر نشوونما پا سکی مگر بدقسمتی سے انسان اتنا ذہین نہیں رہا کہ وہ خود اسی موجودہ ماحول میں خود کو قائم و دائم رکھ سکے۔ Dinosaurs جو 165 ملین سال تک زندہ رہ گئے مگر 65 ملین سال قبل اس دنیا سے غائب ہوگئے۔ انسان کی تاریخ تو 6 ملین سال سے بھی کم دکھائی دیتی ہے۔

ماحولیاتی بربادی اور اسے جاننے کا حق

نعیم صادق

جنگلات کو تباہ کیا جارہا ہے KPK ہاؤس کو وسعت دے کر۔

قدیم رومی یہ دیکھ چکے تھے کہ ایک دن وہاں پر اسلامی جمہوریت ہوگی جب کہ حاکم جہنم کی طرح اپنے ماحول اور قدرتی وسائل کو تباہ و برباد کریں گے۔ لہٰذا رومن عوامی اعتماد کا نظریہ لائے جس کے مطابق قدرتی وسائل جیسے ہوا، سمندر، پانی اور جنگلات کی بہت اہمیت ہوتی تھی، اتنی کہ انہیں ذاتی ملکیت میں نہیں لیا جاسکتا تھا۔ عوامی اعتماد کے اسی نظریئے کے تحت بھارتی سپریم کورٹ نے اپنے حالیہ فیصلے میں مملکت تمام قدرتی وسائل کی امین ہے جو کہ عوام کے استعمال کے لیے ہیں۔ جو عوام کے لیے ہیں تاکہ وہ ان سے لطف اُٹھائیں اور ان کو استعمال کریں۔ عوام ہی کا ان پر زیادہ تر حق ہے اور وہی ان کے اصل مالک ہیں۔ ساحل سمندر کے بجتے پانی ہوا جنگلات اور قدرتی علاقوں کے جب کہ حکومت صرف ان کی محافظ ہے۔

پہاڑی تفریحی مقامات نتھیا گلی، ڈونگہ گلی، چھانگلہ گلی اور ایوبیا پاکستان کے اہم ترین قدرتی مناظر کی جگہوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ان مقامات کو بہت بے دردی سے اور لاپرواہی سے تباہ کیا جارہا ہے۔ ان کی تقسیم کی جارہی ہے، پلاٹوں میں تبدیل کرکے تقسیم کیا جارہا ہے اور دوستوں اور رشتے داروں کو قبضہ دے کر ان کی اجارہ داری قائم کی جارہی ہے۔ ان لوگوں کی جو اس وقت خیبر پختون خواہ میں اقتدار میں ہیں۔ خیبر پختون خواہ کی حکومت نے ایک اور پہاڑی مقام کو نشانہ بنایا ہے جو ٹھنڈیانی ہے جہاں 1200 کینال رہائشی اور تجارتی پلاٹ تیار کیے ہیں اسی طرح 100 ملین روپے کی رقم، سڑکیں اور دیگر عوامی سہولیات کی فراہمی کے لیے منظور کی گئی ہے جو مالسا اور بیرنگ کی پہاڑیوں اور ان کے ارد گرد کے علاقے کے لیے ہیں۔

ہر ادارے کے اپنی افسران کی رہائش گاہ تعمیر کی جاتی ہیں تاکہ وہ اچھا وقت گزار سکیں۔

قدرتی اہم جنگلوں پر لوٹ مار اور تعمیر کردہ نئی مکانات جب کہ ایسی جگہ عوامی ملکیت ہوتی ہے جو پاکستان کے شہریوں کی ہوتی ہے۔

مشہور ۲۱ دنوں کی حد جو کہ قانون میں تھی اُس کی معیاد خاموشی سے بغیر کسی جواب کے جو محکمہ کی طرف سے آنا تھا ختم ہوگئی۔ لہذا ۲۸ جون ۲۰۱۲ کو صوبائی محتسب کو مداخلت کرنے کی اپیل کی گئی اور مجبور کیا گیا اس قصوروار محکمہ کو کہ وہ اس کی تعمیل کرے محتسب سے معذرت خواہی کا ایک نوٹ ان دونوں اداروں کو ارسال کیا گیا۔ دونوں اداروں نے محتسب کے اس خط کا کوئی جواب نہ دینے کا فیصلہ کر لیا۔

درخواست گزار نے دوسری اپیل محتسب کے نام ۲۳ جولائی ۲۰۱۲ کو ارسال کی اس مرتبہ محتسب نے کچھ نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا اور صرف درخواست کو فائل میں رکھ لیا۔ اُمید کی جانے لگی کہ کچھ ہوگا۔ تیسری اپیل ۲۰ ستمبر ۲۰۱۲ کو کی گئی اور معاملہ جوں کا توں ہی رہا۔ کیا ہوتا ہے جب سرکاری ادارے / محکمے اپنے ہی بنائے ہوئے قوانین پر عمل درآمد کرنے سے انکار کریں اور اپنے ادارے کی کوتاہی کو چھپانے کی کوشش کریں اور غلط کاموں پر پردہ ڈالنا شروع کردیں۔ قانون یہ کہتا ہے کہ ایسی صورت میں محتسب سے رجوع کیا جائے۔ بہر حال محتسب کا عہدہ بے بس، بے ثمر اور صرف تماشی کا دکھائی دیتا ہے جو ٹیکس دینے والوں کے پیسوں کا ضیاع ہے۔ عدالتیں ہی آخری ذریعہ رہ جاتی ہیں۔ شاید کوئی ایسا وکیل مقدمہ لے لے۔ جس کا دل صحیح ہو اور وہ عوام کے مفاد میں ایسا کرے۔

نئی سڑکیں ٹیکس دینے والے عوام کے پیسے سے بنائی گئی ہیں۔

جنگلات کی جگہ سیمنٹ اور ریت کے ڈھیر نے لے لی ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ۱۹۷۳ء آئین کے آرٹیکل ۱۹۔اے کی ہمت افزائی اور سر بلندی کے لیے جو کہ پاکستان میں شفاف حکمرانی اور شہریوں کے حقوق اور اختیارات کا تحفظ کرتا ہے

پروجیکٹ

شہری۔سی جی ای کا قائم کردہ ٹریک ریکارڈ جو عوام کی وکالت کرتا ہے اور سماجی/معاشرتی احتساب کا عملی آلہ ہے۔اس نے ایک پروجیکٹ ڈیزائن کیا جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین کے آرٹیکل ۱۹۔اے کی سربلندی اور پاکستان میں شفاف حکمرانی اور شہریوں کے حقوق اور ان کے اختیارات کا تحفظ اسے منظور کیا گیا اور اس وقت اس کی مالی معاونت بھی فاؤنڈیشن اوپن سوسائٹی انسٹیٹیوٹ پاکستان کی جانب سے کی جارہی ہے۔یہ بتانے کے لئے کہ عام لوگ/شہری پیشہ ورانہ ادارے،سیاست دان،طلباء، صوبائی و وفاقی محتسب کے دفتر سرکاری ملازمین FOI کیا ہے۔اس کی قوت کیا ہے اور اسے کیسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس کے کیا فوائد ہیں کہاں پر موجودہ قانون سازی کمزور ہے۔یہ مددگار ہے۔محتسب کے ادارے اور وہاں کے ملازمین کے لئے جن کو مینڈیٹ حاصل ہے کہ وہ شکایات کو وصول کریں اور ان کے جوابات اور پر غور کریں۔کس طرح اور کیا کرنا چاہئے۔FOI کے ماتحت رہتے ہوئے انہیں اور یہ انہیں ان کی ضروریات کے مطابق کس طرح سے ان کی مدد کرسکتا ہے۔

پروجیکٹ کی حیثیت

حکومت/سول سوسائٹی کی تعمیر و ترقی جو متعین کردہ ہے

تربیتی ورک شاپ

مبصرانہ اس کا اہم جز یہ تھا کہ متعلقہ/مناسب حکومتی اداروں کا قیام اور FOI کے موضوع پر خدمات فراہم کرنے اور عام طور پر اور FOI کے آرڈیننس خاص طور پر تاکہ وہ اس کے لیے تیار ہوں کہ وہ کس طرح سے کسی شہری طلب کردہ معلومات/سوال کا جواب دیں گے۔

اس مقصد کے لئے آٹھ ٹریننگ اور اہلیت میں اضافے سے متعلق سیمینار منعقد کیے گئے جو مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہوئے:

۱۵ جون ۲۰۱۲ء، ۲۲ جون ۲۰۱۲ء، ۲۹ جون ۲۰۱۲ء، ۱۰ جولائی ۲۰۱۲ء، یکم ستمبر ۲۰۱۲ء، ۱۳ اکتوبر ۲۰۱۲ء، اور ۷ نومبر ۲۰۱۲ء۔ان ٹرنگ ورک شاپس میں سرکاری اہلکار شہری طلباء، اکیڈمی اور میڈیا سے تعلق رکھنے والوں کو مدعو کیا گیا تھا۔شرکاء کو پروجیکٹ اور اس کے مقاصد کے بارے میں بتایا گیا۔شہری اور سی جی ای جس طرح سے ابھی حکومت اور سہولیات مہیا کرنے کے لئے کوشاں ہے اور شفاف قائم کرنے اور ان کے چلانے میں کردار ادا کررہی ہے۔یہ بھی بتایا گیا کہ شہری کس طرح سے اپنے بنیادی حقوق کا تحفظ کرسکتے ہیں جیسا کہ آئین اور قانونی طریقہ کار میں درج ہے۔ان کو بھی واضح کیا گیا۔

مسٹر نعیم صادق جو اس ٹریننگ ورک شاپ میں بطور رضا کار تھے ان کی بریفنگ کے بعد بحث و مباحثہ اور شرکاء کے درمیان تبادلہ خیال ہوا۔جہاں شرکاء نے سپیکر سے تبادلہ خیال کیا اور بہترین ذہنی ہم آہنگی اور اپنے اپنے اداروں میں بہترین طریقہ سے FOI آرڈیننس کو سمجھنے اور اس پر عمل درآمد کرنے۔اس سلسلے میں کاغذات اور دیگر دستاویزات کو سمجھنے کے لئے جو شہری اور سی جی ای نے تیار کئے تھے شرکاء میں تقسیم کیے گئے۔شرکاء نے شہری اور سی جی ای کی جانب سے کی گئی ان کوششوں/کاوشوں کو بہت سراہا اور اپنے بھرپور تعاون اور کردار ادا کرنے اور FOI آرڈیننس پر عمل درآمد کرنے کا یقین دلایا۔

ٹیسٹ کیس:

سی پی ۱۳۱۰/۲۰۱۲ محمد راجپر اور دوسرے بہ مخالف کے ایم سی اور دوسرے کا مقدمہ درج کیا گیا جو شہری کی مدعیت میں درج کیا گیا جس میں متعلقہ اداروں کی جانب سے اطلاعات/موضوعات فراہم نہ کرنے پر FOI کے قانون کے تحت اداروں کو چناؤ کیا گیا اور کہا گیا کہ آئین پاکستان آرٹیکل 2119 کے مطابق ہر شہری کو یہ بنیادی حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی ادارے سے کسی بھی طرح کی ضروری معلومات طلب اور حاصل کرسکتا ہے۔اگرچہ کہیں درج کرکے داخل کردیا گیا مگر عدالت کی جانب سے کوئی ہدایات نہیں ملیں اس ضمن میں۔اس مقدمے کی اگلی سماعت ۱۳ دسمبر ۲۰۱۲ء کو ہوتی ہے۔

ویڈیو دستاویزات

ویڈیو پر مبنی دستاویزات کی تیاری کا کام "اپنا کام" نامی ادارے کو سونپا گیا۔ کام کی روح سے نشر و اشاعت اور فلم بنانے کا کام دیا گیا۔ جس میں ایک دستاویزی فلم جس کا دورانیہ ۲۵ منٹ ہوگا اور موضوع ہوگا Freedom of Information یعنی کہ ''معلومات کی آزادی''۔ اس فلم میں اردو زبان میں ڈبنگ ہوگی جب کہ ٹائٹل انگریزی میں ہوں گے۔ اس فلم کا پہلا کٹ مکمل کیا جا چکا ہے اور دوسرا دسمبر ۲۰۱۲ء میں تیار ہوگا۔

پروجیکٹ کی ویب سائٹ

پروجیکٹ کی ویب سائٹ بھی جاری کردی گئی جس میں پروجیکٹ کی معلومات اغراض و مقاصد سرگرمیاں اور متعلقہ تاریخی معلومات آزادی معلومات سے متعلق ہیں اس میں مقامی/ عالمی معلومات تصانیف/ کتب جو پروجیکٹ سے متعلقہ ہیں جیسے (Toolkit) لوڈ کیے گئے ہیں جو کہ ویب سائٹ پر دیے گئے ہیں اور تازہ ترین معلومات باقاعدگی سے مہیا کی جاتی ہیں جو کہ پروجیکٹ کی سرگرمیوں سے متعلق ہیں

www.shehri.org/foi

اشتہارات: انگریزی اخبارات

چار (۴) عوامی معلومات اور عوامی شعور اجاگر کرنے والے اشتہارات شائع کیے گئے۔ (بعنوان ہر شہری کو جاننے کا حق ہے) جو روزنامہ ڈان کراچی ۱۳ مئی ۲۰۱۲ یکم جولائی ۲۰۱۲، یکم ستمبر ۲۰۱۲، اور ۳۰ ستمبر ۱۲ کو شائع ہوئے جو شہر 10 کی نامور شخصیات کے دستخطوں سے جاری ہوئے)

ایک (۱) اشتہار بعنوان اپیل برائے صدر پاکستان، وزیر اعظم چیف جسٹس سپریم کورٹ گورنر سندھ، وزیر اعلیٰ سندھ اور چیف جسٹس ہائی کورٹ سندھ کے نام پاکستانی شہریوں کی جانب سے شائع کی گئی جو روزنامہ ڈان ۱۶ دسمبر ۱۲ کی اشاعت میں شائع ہوئی۔ (یہ بھی شہر کی 10 نامور شخصیات کے دستخطوں سے جاری ہوئی)

اشتہار برائے اُردو اخبار

چار (۴) عوامی معلومات اور عوامی شعور کو اجاگر کرنے والے اشتہارات شائع کیے گئے (بعنوان ہر "شہری کو جاننے کا حق ہے") روزنامہ نوائے وقت میں ۱۳ مئی ۲۰۱۲ یکم جولائی ۲۰۱۲، ۳۰ ستمبر ۲۰۱۲ کی اشاعت میں شائع کیے گئے۔ جو شہر کی ۱۰ نامور شخصیات کے دستخطوں سے جاری ہوئے)

DAILY DAWN SUNDAY 16, December 2012

AN APPEAL TO

THE PRESIDENT OF PAKISTAN Mr. Asif Ali Zardari	THE PRIME MINISTER OF PAKISTAN Mr. Raja Pervaiz Ashraf	CHIEF JUSTICE SUPREME COURT OF PAKISTAN Hon'ble Iftikhar Muhammad Chaudhry
THE GOVERNOR OF SINDH Dr. Ishrat-ul-Ebad	THE CHIEF MINISTER OF SINDH Mr. Syed Qaim Ali Shah	CHIEF JUSTICE HIGH COURT OF SINDH Hon'ble J. Mushir Alam

FROM THE CITIZENS OF PAKISTAN

Right to information - Every citizen shall have the right to have access to information in all matters of public importance subject to regulation and reasonable restrictions imposed by law

Article 19-A of the constitution of Pakistan

For the past one year, Shehri-Citizens for a Better Environment has been running a practical evaluation of citizens access to their constitutionally guaranteed right to information as enshrined in Article 19-A of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Regrettably, the results of the evaluation have been [illegible] less than what the constitution guarantees the citizens.

Out of 109 government departments that Shehri wrote to, the following 9 responded by appointing a focal person, as mandated by law, to deal with citizens application for access to information.

[illegible]

Out of 108 applications that Shehri filed with various government departments for access to information, only 6 applications were successful, whereas a further 15 were answered only after the intervention by the office of Ombudsman.

This speaks of an abysmally low success rate of [illegible] to a fundamental right guaranteed to the citizens by the constitution.

Shehri on behalf of the citizens of the Islamic Republic of Pakistan appeals to the aforementioned heads of the Executive, Legislative and Judicial pillars of the state to guarantee our right to a better life through right to information, the constitutional hall mark of human rights

We request that the departments defaulting on the mandated provisions of Freedom of Information laws be directed for immediate compliance by appointing a focal person and responding to citizen's request for information within the stipulated time frame.

Article 19A (2) read in conjunction with Article 19A has empowered the citizens of Pakistan by making access to information a justiciable right of the People rather than being largesse bestowed by the State at its whim. Justice Jawwad S. Khawaja

SUNLIGHT IS THE BEST DISINFECTANT

PROMOTE TRANSPARENCY
ROOT OUT CORRUPTION

A demand on behalf of the citizens by
SHEHRI-CITIZENS FOR A BETTER ENVIRONMENT
88-R, Block 2, P.E.C.H.S., Karachi, Pakistan
Tel: (021) 34530646, 34382298 Fax: (021) 34530646

شہری
CITIZENS FOR A BETTER ENVIRONMENT
Email: info@shehri.org
Website: www.shehri.org

DAILY DAWN 01-07-2012

EVERY CITIZEN HAS THE RIGHT TO KNOW

"Every citizen shall have the right to have access to information in all matters of public importance subject to regulation and reasonable restrictions imposed by law"

"Article 19A Constitution of Pakistan"

We the citizens demand from the Federal and Provincial governments to comply with Article 19A of the Constitution of Pakistan by taking the following steps.

1. Carry out legislation and formulate laws and procedures (where not done so far) to facilitate the citizens to exercise their Right to Information (RTI).
2. Designate an official in each department for the purpose of providing information and records to citizens who seek such information under the Freedom of Information Law. (Except for the information whose disclosure is exempt by law)
3. Publicly announce (through English and Urdu newspapers) as well as display on the websites the name, address, phone/fax and email of the Designated FOI Official of each department.
4. Provide the requested information to citizens within 21 days of receipt of request.

Citizens Endorsement:

1. Mr Justice (Retd.) Fakhruddin G Ebrahim
2. Justice (Retd.) Majida Rizvi
3. Ardeshir Cowasjee
4. Dr Bernadette Dean
5. Farhana Mowjee
6. Javed Jabbar
7. Naeem Sadiq
8. Rafay Alam
9. Roland de Souza
10. Zubeida Mustafa

A demand on behalf of the citizens by
Shehri-Citizens for a Better Environment

روزنامہ نوائے وقت 01-07-2012

ہر شہری کو جاننے کا حق ہے

"آرٹیکل 19-A آئین پاکستان"

شہریوں کی جانب سے مطالبہ
شہری۔ برائے بہتر ماحول

FOI کی Tool Kit (آپ کے جاننے کا حق) کی بھی ۲۵۰۰ کاپیاں اردو اور انگریزی زبانوں میں ہر ایک شائع کی گئیں۔ اس ٹول کٹ میں تمام معلومات فراہم کی گئی ہیں اور آزادی معلومات۔ ان کے آئین ۱۹۷۳ آرٹیکل ۱۹۔اے سے تعلق ان کی قانون سازی سے متعلق معلومات قومی اور صوبائی سطح پر اور اس ضمن میں تفصیلی دستاویزات جو اس عمل میں درکار ہوتی ہیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں جب FOI کے تحت کوئی درخواست ارسال کی جائے۔ اس ٹول کٹ میں ان تمام معلومات کی مکمل فہرست بھی دی گئی ہے جن کا حصول عام شہری کے لئے قانون ممکن ہے اور ان کی بھی جو ان کو فراہم نہیں کی جا سکتی ہیں قانون کے مطابق۔

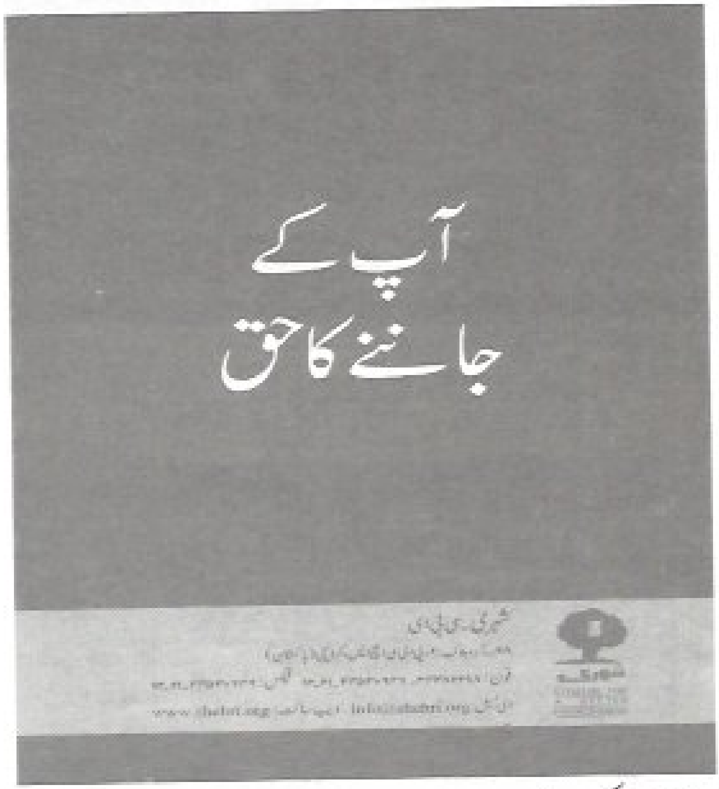

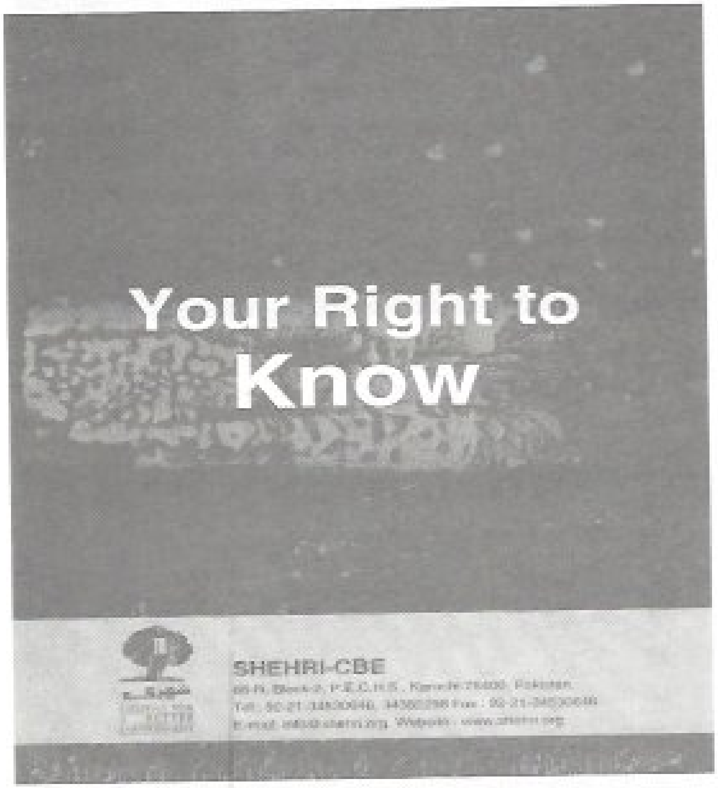

FOI کی درخواست اور دستاویزات

شہری نے 108 کے قریب دستاویزات اور درخواستیں مختلف محکموں/ اداروں کو ارسال کیں ان سے معلومات اور ریکارڈ طلب کیا۔ FOI کے تحت نیچے دی گئی جدول ملاحظہ کیجئے۔

محکمہ	درخواستیں جن کی تعداد	کیسوں کی تعداد	پروسس
SBCA	17	06	11
KMC	58	11	47
LDA & MDA	16	03	21
Board of Revenue	03	00	03
KWSB	08	01	07
Miscellaneous	06	00	02
کُل	**108**	**21**	**91**

ورک شاپ حیدر آباد کے شہریوں کے ساتھ یکم ستمبر ۲۰۱۲ء

ورک شاپ سرکاری افسران کے ساتھ ۲۲ جون ۲۰۱۲ء

ورک شاپ کے ڈبلیو ایس جی کے عملے کے ساتھ ۱۰ جولائی ۲۰۱۲ء

ورک شاپ کے ایم سی کے عملے کے ساتھ ۱۵ جون ۲۰۱۲ء

ورک شاپ این ای ڈی یونیورسٹی کے طلباء کے ساتھ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۲ء

ورک شاپ میڈیا کے ساتھ ۲۹ جون ۲۰۱۲ء

شہری ماحولیات کی کھوج میں

ماحول کیا ہے؟

۱۹۹۷ سیکشن ۲-X

پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایکٹ کے مطابق ماحول سے مراد ہے۔

(۱) ہوا، پانی اور زمین
(۲) فضا کی تمام تہیں
(۳) تمام جان دار یا غیر جاندار مادے
(۴) مادوں کی افزائش کا نظام اور ان کا آپس میں تعلق
(۵) عمارتیں، تعمیرات، سڑکیں، سہولیات اور کام
(۶) تمام معاشرتی اور معاشی حالات جو اثر انداز ہوں گروہی زندگی پر اور
(۷) ان کا باہمی تعلق ان میں سے جو کہ (۱ تا ۶) بیان کئے گئے ہیں۔

فیکٹری سے مراد ہے کوئی بھی ایسی جگہ جہاں صنعتی سرگرمیاں ہوتی ہوں۔

پابندی کرنے والے ادارے

(۱) Sindh Environmental (SEPA) Protection Agency
سندھ ماحولیات تحفظ ایجنسی

(۲) (Sindh) Ministry of Environment & Alternative Energy
وزارت ماحولیات اور متبادل توانائی سندھ

(۳) Korangi Industrial Trading Estate
کورنگی انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ

(۴) Ministry of Industries Sindh
وزارت صنعت سندھ

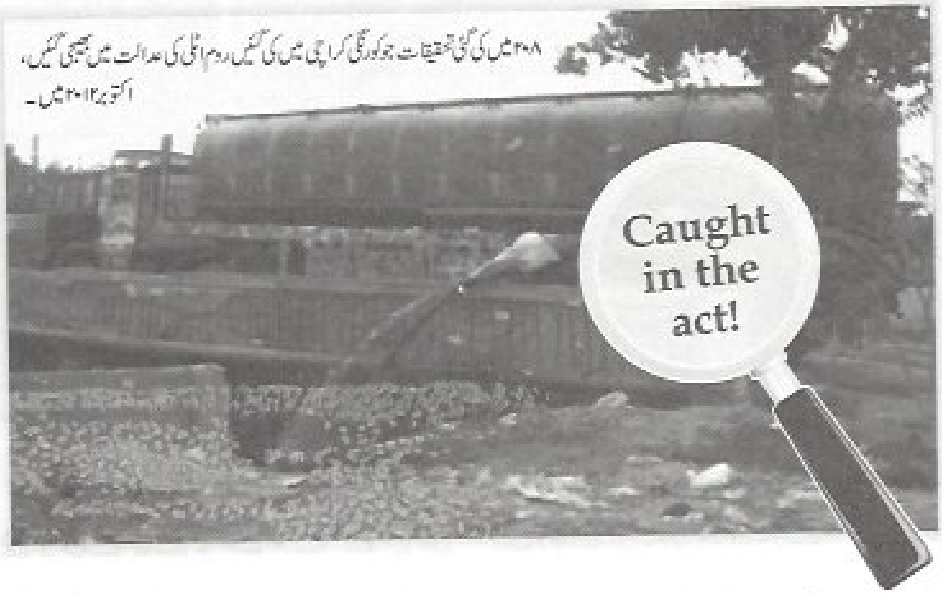

۲۰۰۸ میں کی گئی تحقیقات جو کورنگی کراچی میں کی گئیں، روم اٹلی کی عدالت میں بھیجی گئیں، اکتوبر ۲۰۱۲ میں۔

خلاف ورزی کرنے والے:

(۱) Maxco (Pvt.) Ltd. Korangi میکسکو پرائیویٹ لمیٹڈ، کراچی۔

۲۰۰۸ء میں ایک اطالوی میگزین "ایل ایکپریسو" نے شہری سے کہا کہ وہ تحقیقات کرے کہ میکسکو جو کہ ایک اطالوی کمپنی ہے Rubra اور جو مختلف تیار شدہ غیر تیار شدہ لباس تیار کرتی ہے۔ کراچی پاکستان میں جس میں ایک پاکستانی شراکت دار مسٹر زبیر گیلانی ہیں جو اس فیکٹری کو چلاتے ہیں۔ (Maxco) میکسکو کے اسٹائل اور نام سے پھر تیار شدہ کپڑے اٹلی برآمد کرتے ہیں جہاں یہ "Datch" نام کے برانڈ سے فروخت ہوتے ہیں۔

شہری اس تحقیقات میں اس وقت شامل ہوگیا جب اطالوی صحافی Stezania Maurizi جو اطالوی خبر رساں میگزین 'L' 'Expresso' سے تعلق رکھتی تھی اور شہری سے تحقیقات کرنے میں مدد کرنے کی درخواست کرچکیں تھیں۔ اطالوی مصنوعات تیار کرنے والے اس ادارے کی جس کی فیکٹری کورنگی، کراچی میں .Maxco (Pvt.) Ltd کے نام سے تھی کہ وہ یہ پتہ لگائیں کہ آیا کہ فضلہ جو اس فیکٹری سے نکلتا ہے اسے ٹھکانے لگانے سے قبل صحیح طرح سے ٹریٹ کر کے تلف کرتے ہیں یا اس کے بغیر کورنگی کریک میں ڈالتے جو بعد میں بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔ شہری اس کی تحقیقات کرنے کے لئے رضامند ہوگیا کیوں کہ یہ ایک ماحولیاتی تحفظ کے متعلق شکایت تھی اور شہری کو اس پر تشویش بھی تھی اور میں یہ اس تنظیم سے متعلق بھی تھا۔

۱۰ جولائی ۲۰۰۸ء کو شام ۶ بج کر ۳۰ منٹ پر شہری کے ممبران جناب سرور خالد اور جہان خان بھٹی Maxco (Pvt.) Ltd اور وہاں کا تفصیلی سروے کیا اور فضلے کے سیمپل دو ہفتے تک جاری رکھی۔

فیکٹری کا پتہ: پلاٹ نمبر ۲۵۴/۲۵۵ دیہ ابراہیم حیدری کورنگی کریک، کراچی۔

مصنوعات:

تیار کردہ اور خام کپڑے اس فیکٹری میں تیار کئے جاتے ہیں جو اٹلی کو فروخت کرنے کے لئے 'Datch' کے نام سے برآمد کئے جاتے ہیں۔

اس دورے میں یہ پتہ چلا کہ اس فیکٹری میں فضلے کو ٹھکانے لگانے یا تلف کرنے سے قبل کوئی ٹریٹمنٹ نہیں کی جاتی اور نہ ہی وہاں ایسا کوئی ٹریٹمنٹ پلانٹ موجود ہے۔ فضلے یعنی اس پانی کو ٹینکر میں بھر کر بلا ٹریٹمنٹ کے کسی تھوڑی دور فاصلے پر واقع نالے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس سے قبل یہ گندہ پانی کورنگی کریک میں بذریعہ پائپ پھینکا جاتا تھا مگر شکایات کے بعد اسے ٹینکر کے ذریعے لے جایا جانے لگا۔

۱۵ اگست ۲۰۰۸ کو شہری کے ممبران نے دوبارہ اسی فیکٹری کا دورہ کیا جو شام ۴ بج کر ۴۵ منٹ پر کیا گیا۔ وہاں انہوں نے ٹینکر نمبر TLD-580 کو دیکھا جس میں ۳۵ ہزار میٹر پانی بھرا جاتا ہے اور یہ گندہ پانی (فضلہ) Maxco Garment Factory سے باہر نکلا۔ ان ممبران نے اس ٹینکر کا تعاقب کیا جو مہر النساء اسپتال ویلفیئر ٹرسٹ دیہہ ٹپو ابراہیم حیدری سیکٹر ۴۸ کورنگی ٹاؤن شپ میں واقع ہے اور Maxco Factory کے قریب ہی زیر تعمیر ہے۔ یہ ٹینکر کورنگی نالے کے قریب جا کر ناصر کالونی کے بالمقابل رک گیا اس نالے میں ۱۴ بڑے سوراخ ہیں جو سیدھے بحیرہ عرب کو جاتے ہیں۔ ڈرائیور اور کلینر نے ٹینکر کا پانی براہ راست نالے میں خارج کرنا شروع کر دیا اور فوراً ہی ممبران نے اس کے سیمپل حاصل کر لیے جو اسی ٹینکر سے لیے گئے تھے جس کا ثبوت فوٹو ہے جو اس موقع پر لی گئی تھی۔

ان ممبران کے مشاہدے میں یہ آیا ہے کہ اس فیکٹری میں:

(۱) فضلے کو ٹریٹ کرنے والا پلانٹ موجود نہیں ہے۔

(۲) موجود طریقہ کار یہ ہے کہ فیکٹری کے مالکان اس فضلے (گندے پانی کو) ٹینکروں کے ذریعے کورنگی کے نالے میں ڈالتے ہیں جو سیدھا بحیرہ عرب سے جا ملتا ہے۔

وہ سیمپل کو جو اس ٹینکر سے حاصل کیا گیا تھا جو فیکٹری سے فضلہ (گندہ پانی) لے کر جا رہا تھا۔ PCSIR کی لیبارٹری کو کیمیائی تجزیے کے لیے بھجوایا گیا اور اس کی رپورٹ MS Stefania Maurizi کو اٹلی روانہ کی گئی/بھجوادی گئی۔ بلا آخر یہ کہانی اطالوی میگزین "Le Expresso" میں شائع ہوئی۔

Maxco کے اٹلی میں مالک نے اٹلی میں "Le Exprosso" کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ دونوں ممبران جناب سرور خالد اور جناب جہان خان بھٹی کو روم (اٹلی) طلب کر لیا گیا تاکہ وہ اپنی تحقیقات کو ثابت کر سکیں۔ یہ دونوں ممبران وہاں اکتوبر ۲۰۱۲ء میں گئے تھے۔ اس مقدمے کے فیصلے کا انتظار ہے۔

PCSIR LABORATORIES COMPLEX, KARACHI

TEST REPORT*

S. No.: 4718

Test Report No.

1. Name and Address of Client
Ref. No
2. Description of the Sample
Lab. Code No.
Condition found on receipt
3. Test Performed on
4. Environmental Conditions (Where applicable)
5. Method Used
6. Measurement & Results

Parameters | Result

7. Statement of Compliance N.A
8. Opinion / Interpretation N.A

Tested by:

Verified by:

Head of the Centre/Division:

اے سی ہمیشہ ہمارے درمیان ہوتے جب بھی شہری کو ان کی ضرورت ہوتی کہ وہ اس کی اخلاقی فلسفی (نظریاتی) اور مالی مدد کرسکیں۔ وہ ہماری مدد کرتے تھے سیاسی اور جرائم پیشہ مافیا کے خلاف محاذ میں جس کا وقتاً فوقتاً ہمیں سامنا کرنا پڑتا تھا۔

ہمارے ممبران کو انفرادی طور پر بھی جو ہماری وکالت یا تائید کرتے تھے سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکیاں دی جاتی تھیں۔ وہ اعلیٰ سرکاری حکام کو شرم محسوس کرنے کا احساس دلاتے تھے اور عوام کی جانب سے عدلیہ سے اپیل کرتے تھے کہ وہ معاشرے میں عوامی مفاد کے لئے جدوجہد کرتے تھے۔ انہوں نے ہمارے لئے عدالتی میدان کے ذریعے بے مثال فیصلے دیئے اور ''شہری'' نے ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں "Citizen Emeritus" کا خطاب دیا۔

اردشیر کاؤس جی جن کو اس شہر سے بے پناہ محبت تھی وہ ہمیشہ کراچی والوں کے دلوں میں زندہ رہیں گے۔ ان بے شمار لوگوں کے جن کی انہوں نے مدد کی۔ ان کے جن کے لئے وہ شانہ بہ شانہ لڑے یہاں تک کہ بڑے لوگوں کے خلاف رہے۔ اور ہمیشہ "Citizen Emeritus" رہیں گے۔

تعزیت (CONDOLENCE)

جنرل باڈی کے ممبران انتظامیہ اور شہری کا اسٹاف اپنے دلی رنج اور غم کا اظہار کرتا ہے۔ جناب اردشیر کاؤس جی جس کے انتقال پر۔

وہ ایک بلند پایہ لیڈر تھے اور قد آور شخصیت تھے۔ ان کی رحلت قوم کے لئے ایک عظیم نقصان ہے۔ ہم ان کی کمی کو بہت محسوس کریں گے۔

ہم اپنی جانب سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار ان کے اہل خانہ سے کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ان کی روح کو ابدی سکون اور راحت نصیب ہو۔ ''شہری'' شہریوں کے لئے بہترین ماحول۔

درمیان رہی ہے۔ ہر کوئی اس افادیت کو اپنے قابو میں کرنے کے درپے ہے۔ کیوں کہ یہ بہت دولت پیدا کرتا ہے ''آخر'' پانی زندگی ہے'' یہاں کئی طریقے ہیں۔ اس سے پیسے کمانے کے ہماری رائے میں واٹر ہائیڈرینٹس کا چلانا اور کنٹرول کرنا ہی سب سے زیادہ منافع بخش ہے۔

۱۹۸۳ء میں KWSB کے پاس بہت چھوٹا ہائیڈرینٹ چلانے کا انتظام تھا۔ یہ صرف VIP لوگوں کے لئے تھا جن کو پانی ٹینکروں کے ذریعے فراہم کیا جاتا تھا۔ اورنگی بلدیہ بہ ذریعہ سائٹ ٹینکر سے پانی مہیا کیا جاتا تھا۔ جب ڈیم بن جانے کے بعد ان ہائیڈرینٹس کی ضرورت باقی نہیں رہی اور انہیں ختم کردیا گیا۔ درخواستیں جو KWSB۔ اہم VIP سیاسی جماعتوں، صنعتوں اور DHA کے رہائشی اور کلفٹن کے رہائشی لوگوں نے پیش کیں کہ ان ہائیڈرینٹس کا پانی کہاں جاتا ہے KWSB نے ایسے بے پناہ دولت کمانے کا ذریعہ بنایا اور اس کے سرپرست ہی اور دیگر متعلقہ ادارے بھی اس میں شریک ہیں۔ اگر آپ KWSB کو کنٹرول کرتے ہیں تو آپ پانی کو کنٹرول کرتے ہیں اور اسی لئے یہ ایک سنہری ہنس کی مانند ہے۔

تمام ہائیڈرینٹس کا کونٹیکٹر کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع 5 کلومیٹر کی حدود میں پانی لے جاسکتے ہیں۔ اس اجازت سے ہائیڈرینٹس کے قیام کی خود نفی ہوتی ہے۔ اصل بدعنوان قانونی ہائیڈرینٹس ہیں۔ غیر قانونی ہائیڈرینٹس کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنی سرگرمیاں قانونی ہائیڈرینٹس کو پورا کرنے کے لئے جاری رکھیں۔ غیر قانونی ہائیڈرینٹس، قانونی ہائیڈرینٹس سے کچھ فاصلے سے دور ہٹ کر بنائے جاتے ہیں۔ پانی کی لائین کافی گہرائی میں ہوتی ہے اور ان کو ان کی پوری معلومات ہوتی ہیں اور وہ ان کی گہرائی اور درست محل وقوع سے واقف ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ غیر قانونی ہائیڈرینٹس اس پانی کی لائن پر قائم ہوتے ہیں جہاں قانونی طور پر قائم ہائیڈرینٹس قائم ہوتا ہے۔ ان پر دباؤ بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس سے پائپ پھٹ جاتے ہیں۔ ان کی مرمت کے دوران غیر قانونی ہائیڈرینٹس کے پائپ کا کنکشن دے دیا جاتا ہے اور یہ بے حد آسان ہوتا ہے۔

CONDOLENCE

The Members of General Body, the Management and Staff of Shehri - Citizens for a Better Environment express their grief and sorrow on the passing away of

Ardeshir Cowasjee

He was an exceptional leader and a towering personality. His sad demise is a great loss for the nation. We will miss him.

We offer our heartfelt sympathies to the family and pray that his soul may rest in eternal peace.

Shehri – Citizens for a Better Environment

ماسٹر ٹرینرز ورکشاپ (۲۸-۲۹ جون ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوا)

فوٹو بائیں سے دائیں بیٹھے ہوئے افراد SI ساحین گل ۔ اے ایس آئی ثناء اللہ مینگل اس آئی ۔ غلام سرور نگسی خاطب احمد ڈی ایس پی بختیار احمد بیا ۔ نیاز احمد صدیقی ، پی ایس پی سابق آئی جی سندھ) ایس آئی جہاں زیب انسپکٹر اسماعیل خان ایس آئی شیر حسین ۔ اے ایس آئی بن یامین علی ایس آئی فیض شیراز احمد مس گل ضیا بلال ۔

MODULE 4 WORKSHOP WITH KARACHI POLICE (May 29-30, 2012)

Left to Right (Sitting): Insp. Sadia Khalid, ASI Wali Muhammad, Mohammad Ali Rasheed, Mr. Khatib Ahmed, ASI Shahid Sultan, ASI Saleem Khan Tanoli, ASI Muhammad Akbar, SI Ali Hyder

Left to Right (Standing): ASI Zahoor Elahi, SI Jan Muhammad, SI Gulzar Ahmed, SI Jahanzeb, SI Ghulam Rasool, ASI Rashid Baloch, ASI Imtiaz Hussain, ASI Ghulam Hussain Memon

شہری سی جی ای کا ماحولیات پر مبنی شیشن منعقدہ

ایس ایم جی فاطمہ گورنمنٹ گرلز اسکول سمر کیمپ

سمر کیمپ کا اہتمام ایس ایم جی فاطمہ گورنمنٹ گرلز اسکول جو کہ مین نشتر روڈ گارڈن، کراچی۔ جس میں طالبات کی بڑی تعداد نے شرکت کی جو کلاس ۶ تا ۱۰ کلاس کی طالبات تھیں۔ طالبات میں ۲ جولائی ۲۰۱۲ء تا رمضان کی تعطیلات تک تھی۔ زیادہ تعداد ان طالبات کی تھی جو لیاری اور اس کے گردونواح کی تھی یہ شیشن ماحولیات سے متعلق تھا اور اس کا اہتمام شہری ممبری جی سی جناب فرحان انور نے کیا تھا۔

ایس ایم جی فاطمہ گورنمنٹ گرلز اسکول نے ایک غیر تجارتی تنظیم زندگی ٹرسٹ جو کہ تعلیم پر مرکوز رکھتی ہے اور بنیادی تعلیم سرکاری اسکول جو پاکستان میں دی جاتی ہے اور یہی تنظیم ایس ایم جی فاطمہ جناح گورنمنٹ گرلز اسکول گارڈن میں ۲۰۰۸ء سے خدمات فراہم کررہا ہے۔

ایک بڑا آئیڈیا اس بڑے گورنمنٹ اسکول جس میں ۲۳۰۰ طالبات زیرِ تعلیم ہیں کئی طرح کے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے اسے ایک ماڈل اسکول کی شکل دی اور گورنمنٹ کو دکھایا۔ یہ نہ صرف شہر کا ایک بہترین گورنمنٹ ماڈل اسکول بنا ہے بلکہ صوبے بھر میں اس سے استفادہ حاصل کیا گیا اور صوبے میں اسی کی طرح کے اسکول قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس اسکول کی انتظامیہ نے اسکول میں کھیلوں، فنون جیسی مسائل کے متعلق شعور اُجاگر کیا۔ عام روایتی سرکاری اسکولوں میں حکومت انسانی وسائل یا مالی معاونت نہیں کرتی مگر ایس ایم جی میں انتظامیہ نے کافی حد تک اپنے وسائل بروئے کار لاتے ہوئے ترقی کی اور اپنے اسکول کو بہتر بنایا۔

ماحولیات کے موضوع پر جناب انور صاحب نے طالبات کو اپنے پروگرام کے بارے میں بتایا اور طالبات کو اس شعور سے آگاہ کیا۔ طالبات نے بھی سرگرمی سے اس میں حصہ لیا۔ اس شیشن سے ماحولیاتی آلودگی سے پیدا ہونے والے مسائل پر روشنی ڈالی گئی جن میں پینے کے پانی بھرا پانی کی آلودگی اور امن وامان کی صورت حال پر طالبات میں آگاہی پیدا ہوئی۔ اسی جانب بھی توجہ مرکوز کی گئی کہ طالبات کو تمیز فنون اور تفریح کے برابر مواقع میسر ہوں۔ نوجوان سرگرم عمل ہوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ترقی کریں۔ مس شا کاظمی نے زندگی ٹرسٹ کی جانب سے نمائندگی کی۔ شہزاد رائے نے بھی طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے پروگرام میں شرکت کی۔ جو ماحولیات سے تعلق رکھتا تھا۔ پہلی پیکش کا عنوان تھا ماحولیاتی ذمہ داری سے بھرپور گھرداری جس میں طالبات کو یہ کرتے دکھایا گیا ہے کہ وہ کس طرح سے اپنے گھر کے ماحول اور اردگرد کے ماحول کو دوستانہ بنا سکتی ہیں۔ اس میں شاپر، پلاسٹک بیگ کا بے دریغ استعمال روکنے کی تلقین والو کو سگریٹ نوشی ترک کرنے پر زور دی سائیکل ہونے والی اشیاء پر زور گھر کے کاٹھ کباڑ کو وقفے وقفے کے بعد فروخت کرنے کا عمل اور کباڑی سے بات پودوں اور درختوں کا لگانا اور اُن کی مناسب دیکھ بھال۔ شجر کاری گھر کے انڈر گراؤنڈ واٹر ٹینک اور گھر کے اوور ہیڈ واٹر ٹینک کی صفائی ماہانہ بنیادوں پر کرنے۔

پھر کم سے کم کرنے اور صفائی دھلائی کے لئے پانی کا بے دریغ زیاں کاروں، موٹر سائیکل کا دھویا جانا اور اس کے لئے پانی کے پائپ کے ذریعے پانی کا استعمال کرنا بجائے ہاتھ ٹب کے کرنا دکھایا گیا ہے۔ ایسی طرح سے بجلی توانائی بچانے اور کم سے کم بجلی استعمال کرنے پر بھی زور دیا گیا۔

پاکستان میں پولیس کی اصلاحات خاص توجہ برائے انسانی حقوق ٹریننگ

Reporting Period: August 2011 - July 2012

شہری- سی- پی - ای چار موڈیولز میں پولیس ٹریننگ تمام صوبوں میں پورے ملک میں کرتا رہا ہے۔ پولیس جوکہ پہلے سے ہی اس کے فوائد کے لئے متعین کی جا چکی ہے اس پروجیکٹ کے لئے اسے باندھے رکھا گیا مکمل پروجیکٹ کے دوران۔ اس پروجیکٹ کے بارے میں پولیس سے متعلق افراد سے رائے اور ان کے مشورے بھی لئے جاتے رہے جو اس پروجیکٹ کی ٹریننگ لے رہے تھے۔ ان کے مشوروں اور آراء کو بھی جگہ اور اہمیت دی گئی تاکہ ٹریننگ بھرپور اور باثر ہو سودمند ہو۔ مندرجہ ذیل مشاہدات اور ان لوگوں کی آرا ان لوگوں سے موصول ہوئی، پروجیکٹ ٹریننگ کے دوران جو کہ انتظامی نقطہ نظر سے تھے۔

یہ نوٹ کیا گیا پورے پروجیکٹ کے دوران کہ نیز افسران جو پولیس میں تھے بہت سرگرمی سے تعاون کر رہے تھے اور اپنی دلچسپی کا اظہار کر رہے تھے۔ اس ٹریننگ میں اور نامزد کر رہے تھے۔ ان لوگوں کو جنھیں وہ ٹریننگ کے لیے بھجوانا چاہتے تھے تاہم جب پولیس میں اصلاحات کے متعلق بحث اور تبادلہ خیال کا وقت آیا۔ یہ افسران بالکل ایسے ہوگئے کہ جیسے سنی کی ان سنی کردینا ہماری تمام باتوں اور التجاؤں پر۔ جب کہ تشہیر کے لئے پرنٹ میڈیا کے ذریعے مسلسل اشتہارات کی مہم چلائی گئی تھی اور ایس ایم ایس کی مہم بھی مگر سینئر افسران تاحال بیدار نہیں ہوئے۔ اس وقت سینئر پولیس افسران کو اس طرف لانے کی اشد ضرورت ہے۔

یہ بھی مشاہدے میں آیا دوران ٹریننگ پروگرام ماضی اور حال میں کہ سندھ سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس ٹریننگ میں سب سے کم دل چسپی لی جب کہ خیبر پختون خواہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے زبان کی رکاوٹ کی وجہ سے پھر بھی اسے آرام دہ محسوس کیا کیوں کہ اکثر ٹریننگ دینے والے افسران پشتو زبان جانتے/ بولتے تھے۔ جب کہ اسلام آباد، پنجاب اور بلوچستان پولیس نے سب سے زیادہ دل چسپی لی اور بہت شوق سے اسے حاصل کیا۔ اُن کی لگن علم حاصل کرنے کی خواہش ذہنی صلاحیت اور آگے بڑھنے کی جستجو نمایاں نظر آئی۔ خواتین کی شرکت پولیس ٹریننگ میں نہ ہونے کے برابر تھی۔ صوبائی فرق افراد کے درمیان جو شرکاء تھے وہ بھی دیکھنے میں آیا۔ ٹریننگ دینے والے ماہرین نے اپنا ہدف نظریاتی/تھیوری پر زیادہ مرکوز رکھا۔ اور لیکچر دیئے اپنے سیشن میں۔ ان لوگوں کو اس سے پہلے ٹریننگ کروانے کا تجربہ نہیں تھا۔ خاص طور پر پولیس سے۔ ان کا طرز ٹریننگ (تربیت) شرکاء کو اپنی طور پر زیادہ مائل نہ کرسکا۔ جج پولیس اور وکلاء کے درمیان اختلاف اور محاذ آرائی بھی دیکھی گئی۔ لہٰذا جج اور وکلا کو پولیس میں ایسی تربیت میں بلوانا بطور تربیت دینے والے افراد کے صورت حال کو پیچیدہ اور مشکل بنا گیا۔

شرکاء کی جانب سے تربیتی پروگرام کی مدت بڑھانے کی بھی درخواست کی گئی تاکہ وہ اپنے کورس کو مزید گہرائی سے اور تفصیل سے پڑھ اور سمجھ سکیں۔

صرف شہری وہ پلیٹ فارم تھا جہاں پولیس افسران مختلف عہدوں کے مختلف صوبوں سے موجود تھے ایک ہی فورم میں جہاں وہ نہ صرف شرکا تھے بلکہ ایک دوسرے سے ہم کلام اور میل جول بھی کر رہے تھے۔ اس سے صوبوں کے درمیان ہم آہنگی اور صوبائی تعصب کو کم کرنے میں مدد ملی۔ اس کے علاوہ سینئر اور جونیئر افسران کا فرق کم کرنے میں مدد ملی۔ سب سے اہم بات یہ تھی کہ اس سال کے پروگرام کی کہ اس سال ماسٹر تربیت دینے والا عملہ بہت سرگرم رہا بہ نسبت گذشتہ سال کے۔ ہم نے اس مرتبہ مقامی ماسٹر تربیتی افسر کو مقرر کیا تھا تاکہ وہ نہ صرف تجربہ کا تبادلہ کرے سیشن کے دوران بلکہ اپنی پوری کوشش کرلے۔ اس سب میں سب سے زیادہ دو تربیتی افسران کے نام آتے ہیں بلوچستان کے تربیتی ماسٹر ایس آئی سرور گھسی اور ایس آئی شیر خان انہوں نے صرف سیشن کو چلانے میں مدد کی بلکہ اس کے معیار کو بھی پوری طرح سے جانچا اور برقرار رکھا اور تمام انتظام کو پوری طرح سے اپنی نگرانی میں مکمل کروایا۔ ان کے اس جذبے اور لگن کو سراہتے ہوئے اور سخت محنت کے اعتراف میں ان کو سرٹیفکیٹ آف رول اور ماڈل ماسٹر ٹرینرز دیئے گئے۔

تربیت کی اندرونی اہمیت/ اندازہ

یہ تربیت شہری۔ سی پی ای کے زیر اہتمام منعقد کی گئی تھی جو پولیس حکام کے لئے تھی جو اگست ۲۰۱۱ تا جولائی ۲۰۱۲ تک کراچی۔ اسلام آباد پشاور اور کوئٹہ میں منعقد ہوئی جس میں محکمہ پولیس سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی یہ تربیت چار موڈل میں ہوئی۔ موڈل نمبر ا تا ۴ تربیت اور ماسٹر ٹریننگ اس کے بعد منعقد ہوئی۔ اس ٹریننگ کی اندرونی اہمیت ہوئی ہر تربیتی موڈل مکمل کرنے کے بعد۔

- اسلام آباد ہوٹل پولیس کلب پشاور ہوٹل ریجنٹ پلازہ کراچی اور لارڈز ہوٹل کوئٹہ بہترین تربیتی ورکشاپ کی جگہیں منتخب کی گئی تھیں۔ ملٹی میڈیا موجود تھا اور اس کا بھرپور استعمال کیا گیا۔
- دوران ترتیب تربیت دینے والے افراد اور تربیت فراہم کرنے والے افراد کا رویہ طرز عمل بہت اچھا رہا اور انہوں نے خود کو موثر انداز میں پیش کیا۔
- ٹریننگ/تربیت کے لئے جو وقت دیا گیا تھا انہوں نے اُس پر پابندی سے عمل کیا۔
- جناب نواز بھٹی جو کہ مہمان تھے موڈل ۲ ٹریننگ کے اسلام آباد میں فروری ۲۲ اور ۲۳ انہوں نے معیاری لیکچر نہیں دیا۔ شرکا نے بہتر شخص کو مدعو کرنے کی درخواست کی۔
- سینئر پولیس آفسر/حکام کو بھی مدعو کیا گیا تھا کہ وہ بھی لیکچر دیں اس طرح کی تربیتی نشست میں۔
- موڈیول نمبر ا کے شرکاء کو آئین کے مطالعے کا موقع ملا جو انہوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔
- شروع کے تربیتی پروگراموں میں شرکا نے کچھ ہچکچاہٹ اور عدم دلچسپی ظاہر کی مگر بعد میں اس میں بھرپور حصہ لیا۔
- دو دن کے تربیتی پروگرام کے ورک شاپ کے اختتام پر شرکاء کی جانب سے خاطر خواہ جواب ملا۔ ان میں لی جانے والی تربیت اور معلومات اوسط درجے کی پائی گئیں۔
- ان دو روزہ ورک شاپس میں جو مقصد حاصل کیا گیا وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے متعلق آگاہی کو مضبوط بنانا اور بہتر کرنا تھا اور عام شہریوں اور پولیس کے درمیان بہتر تعلقات اور باہمی ربط کو بہتر بنانا تھا جو کہ اوسطاً حاصل کرلیا گیا۔

پاکستان پولیس میں انسانی حقوق کے حوالے سے خاص اصلاحات کی تربیت

آخری سہ ماہی کی رپورٹ اپریل ۲۰۱۲ء تا جولائی ۲۰۱۲ء

ماڈیول ۳ کے دوران کی سرگرمیاں

یہ سالانہ رپورٹ پیش کی جارہی ہے ایک سالہ تربیتی منصوبے کی "پاکستان پولیس میں انسانی حقوق کے حوالے سے خاص اصلاحات کی تربیت"

موجودہ سہ ماہی میں (۵) پانچ ورک شاپس منعقد کئے گئے جن کا تعلق ماڈیول ۳ اور ماڈیول ۴ سے تھا۔ ماڈیول ۳ اور ۴ پشاور، کوئٹہ، اسلام آباد اور کراچی میں منعقد ہوئے۔ آفیسر اور دیگر اسٹاف جو مختلف اداروں سے واسطہ تھا جن میں سندھ پولیس خیبر پختون خواہ پولیس بلوچستان پولیس، اسلام آباد راول پنڈی پولیس نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ایک دو روزہ ماسٹر تربیتی پروگرام بھی منعقد ہوا اور میں اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ یہاں پر (۳) تین سیشن منعقد کروائے گئے جو کہ پولیس کے اعلیٰ حکام معاشرے سے تعلق رکھنے والی دیگر شخصیات کے علاوہ نوجوانوں کو بھی مدعو کیا گیا جو اسلام آباد پشاور اور کوئٹہ سے آئے تھے۔ کھلی کچہری بھی لگائی گئی تھی جو کہ کراچی میں لگی۔ ان کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

دو روزہ انسانی حقوق سے متعلق ورک شاپ میں شعور اجاگر کرنے کے لئے اور "خواتین اور بچوں کے حقوق" جو ماڈیول ۳ جو کہ بلوچستان پولیس کے لئے جون ۲۲-۲۳ کو لارڈز ہوٹل کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ آنسہ گل مینا بلال احمد جو تربیتی لیڈر تھے اس ورک شاپ کا اہتمام کیا۔ شہری سی پی ای کے زیر اہتمام جب کہ محمد حنیف پتری ریجنل منیجر SPARC تھے وہ Resource Person تھے۔ خواتین پولیس بھی موجود تھی اس ورک شاپ میں یہ بنیادی اغراض و مقاصد تھے۔

شرکاء کی مدد کی جائے اس بات کو دریافت کرنے بچانے اور پہچاننے اور سمجھنے کی ان لوگوں کو جو معاشرے میں محفوظ اور کمزور ہیں اور وہ کمزور کیوں ہیں؟

- اس بات کو بڑھانے اور سمجھنے کو جو شرکا کو سمجھائی گئی کہ کس طرح جنس یکسانیت اور کمزور ہوتی ہے اس کے اثرات۔
- شرکاء میں اس بات کی حساسیت پیدا کرنا کہ وہ کمزور افراد یا طبقہ کے حقوق کے لئے کوشاں ہوں اور ان کو سمجھیں۔
- پولیس کے کردار کو نمایاں کیا گیا جو وہ کمزور افراد کے حقوق کو تحفظ دینے میں ادا کرتی ہے۔

ماڈیول (۴):

دو روزہ انسانی حقوق پر مبنی ورک شاپ کا اہتمام کیا گیا جس میں عالمی طور پر (ماڈیول ۴) خیبر پختون خوا کی پولیس کو مدعو کیا گیا۔ یہ Z اور A مئی ۲۰۱۲ء کو پولیس کلب پشاور میں منعقد ہوا۔ اسی طرح کا ایک ورک شاپ اسلام آباد ہوٹل اسلام آباد میں بھی منعقد ہوا جو ۱۰ اور ۱۱ مئی ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوا۔ جب بلوچستان پولیس کے لئے لارڈز ہوٹل کوئٹہ میں اور سندھ پولیس کے لئے ۲۹ اور ۳۰ مئی ۲۰۱۲ء کراچی ہوٹل ریجنٹ پلازہ کراچی میں منعقد کیا گیا۔ آنسہ گل مینا بلال احمد اس کی اہم تربیتی ماہرہ جرار حسین ایڈووکیٹ (HRCP) اور مس شبینہ ایاز ڈائریکٹر ریزیڈینٹ عورت فاؤنڈیشن اس کے اہم تربیت کنندہ تھے جو پشاور میں تھے۔ جناب بابر بشیر (روزن) اور ایڈووکیٹ مس حمیرا مسیح الدین اسلام آباد

جب کہ نصراللہ خان ایگزیکٹو ڈائریکٹر پیس اینڈ ڈیولپمنٹ کوئٹہ جب کہ شمس الدین (HRCP) اور میں حامد صدیقی کراچی کے اہم تربیت دینے والے افراد تھے۔ خواتین پولیس بھی اس میں موجود تھی اور جو موضوعات اس میں مکمل کیے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- شرکاء کی مدد اور راہنمائی کے لئے اور ان کی سمجھ کو بڑھانے کے لئے مختلف عوامل اور طریقہ کار جو اقوام متحدہ سے تعلق رکھتا ہے جس میں یو این کنونشن اور ڈکلیریشن شامل جن کا انسانی حقوق سے تعلق ہے۔
- شرکاء میں انسانی حقوق کے شعور کو اجاگر کرنا اور UN Declaration of Human (UDHR) Rights کو بہتر انداز میں سمجھنا۔
- شرکاء میں انسانی حقوق کا دیگر معاملات سے ربط اور تعلق سمجھنا اور اس کے اصول دستاویزات کو بھی جاننا۔
- پولیس کا کردار کہ وہ کس طرح سے انسانی حقوق کی حفاظت کرے۔

ماسٹر تربیتی ورک شاپ

یہ آخری تربیتی پروگرام کا حصہ تھا۔ اس میں پولیس سے واسطے افسران کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس کا اہم مقصد اس سیشن میں پولیس کے اسٹاف کو اس ضمن میں مزید تربیت دینا تھا تاکہ وہ خود کو ذمہ دار اور بہتر انداز سے پیش کر سکیں۔ اس سیشن کے روحِ رواں تھیں گل مینا بلال احمد جب خاطب احمد شہری سی پی ای نیاز احمد صدیقی پی ایس پی، سابقہ آئی جی سندھ ترتیب فراہم کرنے والے افراد تھے۔ کل ۱۶ پولیس افسران نے اس سیشن میں ماسٹر ٹریننگ حاصل کی۔ اس ٹریننگ کے مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد تھے۔

- شرکاء میں علم اور سمجھ بوجھ پیدا کرنا اور زیادہ سے زیادہ تربیتی پروگراموں میں شرکت کرنے کے لئے تیار کرنا۔
- آپس کے تجربات اور آگہی تکنیکی کا فروغ اور تبادلہ تاکہ بہتر انداز سے تربیت کی جا سکے۔ ان ورک شاپس میں اور اگر کوئی مخالفت ہو تو اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔
- ان چاروں ماڈیولز ٹریننگ کی اہمیت جو مختلف پولیس کے افراد کو دی گئیں جن میں افسران شامل ہیں۔

مشاہدات جو دورانِ تربیت کیے گئے

تربیت کے دوران یہ مشاہدات سامنے آئے:

- تربیت کے دوران یہ دیکھا گیا کہ نہ صرف بین الصوبائی فرق واضح رہا بلکہ ایک ہی صوبے سے تعلق رکھنے والے افراد میں واضح فرق پایا گیا۔ اگر کراچی میں ایک افسر لیاری کا تھا تو دوسرا ڈیفنس سے تعلق رکھتا تھا۔
- کسی طرح بھی کوئی صوبائی تعصب والی بات محسوس نہیں کی گئی۔ اور شرکاء بہت کھلی فضا میں حصہ لیتے رہے۔ صوبائی ہم آہنگی کا بہترین مظاہرہ کیا گیا۔
- یہ دو ماسٹر ٹرینرز متعارف کروائے گئے بطور "ماڈل ماسٹر ٹرینرز" جنہیں بعد میں اسلام آباد بھیجا گیا وہ دوران ماسٹر تربیتی پروگرام کے لئے تاکہ وہ اپنے تجربات سے دیگر افراد کو مستفید کر سکیں۔ خاص طور پر دیگر ماسٹر ٹرینرز کو۔

مشاورتی سیشن

مشاورتی سیشن کا انعقاد خیبر پختون خواہ پولیس اور شہریوں کے درمیان کروایا گیا۔ جو روبرو ہوا ۱۹ مئی ۲۰۱۲ء شیرٹن ہوٹل پشاور میں اسی طرح سے اسلام آباد پولیس اور مقامی نوجوانوں کے درمیان ۱۰ مئی ۲۰۱۲ء کو اسلام آباد ہوٹل میں اسی طرح کا مشاورتی پروگرام منعقد کیا گیا اور بلوچستان پولیس اور سول سوسائٹی کے درمیان ۲۲ مئی ۲۰۱۲ء کو لاڈز ہوٹل کوئٹہ میں بھی ایسا ہی پروگرام منعقد کروایا گیا۔ آنسہ گل مینا بلال احمد اس کی روحِ رواں تھیں جنہوں نے شہری سی پی ای کی جانب سے اظہار خیال کیا اور کمیونٹی/پولیس کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالی۔ پولیس سے متعلق اشتہارات بھی مہم کا حصہ تھے جو شہری سی پی ای نے اہم انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع کروائے جن میں پولیس میں اصلاحات کا آغاز کا بھی ذکر کیا گیا۔

ان اشتہارات کی کاپیاں شرکا میں تقسیم کی گئیں جنہوں نے سیشن میں شرکت کی تھی۔

محکمہ پولیس سے تعلق رکھنے والے افراد نوجوان پیشہ ورانہ اور ان کے رہنماؤں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ شہری انجمنوں نے بھی حصہ لیا۔ ان تمام افراد نے اپنے طور پر پولیس کی اصلاحات کے لئے اپنے اپنے طور پر مشوری پیش کیے۔

زیر بحث موضوعات

مندرجہ ذیل نکات پر اس سیشن کے دوران غور کیا گیا:

- پولیس کے افراد دراصل شہری ہوتے ہیں۔ یونی فارم میں جب کہ شہری ان سے بلاوجہ کی نفرت رکھتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے پولیس میں کچھ ایماندار اور فرض شناس افراد بھی شامل ہیں۔
- شہریوں کو ایسے ورک شاپ میں حصہ لینا چاہئے تاکہ ان میں شعور اجاگر ہو سکے۔
- رشوت لینا جُرم ہے مگر دینا بھی تو ہے جو دی جاتی ہے۔
- شہریوں اور پولیس دونوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قانون میں ہوتی ضروری ہے تاکہ جرائم کو دونوں کے تعاون سے روکا جا سکے۔
- پولیس کے محکمے پر سیاسی دباؤ یا دخل اندازی نہیں ہونی چاہئے۔
- ڈیوٹی کے اوقات کار میں کمی کی جانی چاہئے۔
- پولیس میں موجود بے قاعدگیوں، عوامی حلقوں میں پولیس کی جانب سے بُرے رویے کی بات کی گئی اور جن کا فرق بھی محسوس کیا گیا جو کہ بہت دیکھا گیا۔

کھلی کچہری

اس سیشن کے علاوہ کھلی کچہری کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں پولیس کے لئے اصلاحات کا ذکر تھا۔ اس پر خصوصی توجہ دی گئی۔ خاص طور پر انسانی حقوق سے متعلق ٹریننگ پر۔ شہری سی پی ای نے اس کا اہتمام کیا تھا۔

یہ کھلی کچہری ہوٹل ریجنٹ پلازہ کراچی میں ۲۹ مئی ۲۰۱۲ء کو منعقد کی گئی جس میں شرکا کا تعلق سول سوسائٹی، پولیس، وکلا، میڈیا اور اکیڈمی کے افراد سے تھا۔ مندرجہ ذیل باتیں نکات اس میں زیر غور آئے/ ان کو کور کیا گیا۔

- مندرجہ بالا پروجیکٹ بنیادی طور پر کراچی سے شروع کیا گیا تھا اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ پولیس آفیسر اپنے آپ کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ انسانی حقوق کے حوالے سے بین الاقوامی، مذہبی اور آئینی دائرہ کار میں رہتے ہوئے۔
- کھلی کچہری کی وجہ سے کئی مسائل بھی زیر غور آئے جن کا باہمی ربط یا تعلق تھا جن کا محکمہ پولیس اور دیگر شعبوں اور عوامی حلقوں سے گہرا تعلق تھا۔ ان پر ان مشکلات کو حل کرنے کا دباؤ بھی تھا جیسے پولیس سے متعلق اشتہار میں بتایا بھی تھا۔

توسیع:

ماسٹر ٹریننگ کے شرکاء اور ٹریننگ سیشن ان کے شرکا یہ تھے۔

۱) انسپکٹر اسماعیل خان
۲) ایس آئی واجد علی
۳) اے ایس آئی نثار احمد
۴) ایچ سی راشد احمد
۵) اے ایس آئی محسن حیات
۶) اے ایس آئی محمد حارث
۷) ایچ ایس شیراز احمد
۸) ایس آئی فیاض شنواری
۹) ایس آئی جہاں زیب
۱۰) ایس آئی راشد بلوچ
۱۱) ایس آئی ریاض احمد
۱۲) اے ایس آئی عبیداللہ
۱۳) اے ایس آئی ثناءاللہ مینگل
۱۴) ایس آئی غلام سرور گسی
۱۵) ایس آئی شیر حسین

شرکاء کا ٹریننگ کے بارے میں جواب

مندرجہ ذیل جواب شرکاء کی جانب سے آئے جو انہوں نے تربیتی سیشن کے دوران دیئے۔

- پولیس کو چاہئے کہ انسانی حقوق کے متعلق حساس ہو اور نہ صرف شہریوں کو تحفظ فراہم کرے بلکہ خود بھی انسانی حقوق کی پامالی کی مرتکب نہ ہو۔
- شہریوں میں اپنے فرائض اور حقوق کی پامالی کی مرتکب نہ ہو۔
- شہریوں میں اپنے فرائض اور حقوق کا شعور اُجاگر کیا جائے۔
- عوام اور پولیس اپنے علاقوں میں ایک دوسرے کا احترام کریں تاکہ قانون کا نفاذ بہتر انداز میں ہو سکے۔
- پولیس کا کردار انسانی حقوق کے تحفظ کے حوالے سے اُجاگر کیا جائے۔
- مقامی پولیس اور انسانی وسائل کی ترقی محکمہ پولیس کے حوالے سے خصوصی طور پر کی جائے۔
- پولیس میں ترقیاں اور ادارے کے لئے بہتر اقدامات کئے جائیں۔
- پولیس میں ایسا پلیٹ فارم قائم کیا جائے جو قانون نافذ کرنے والے اداروں آفیسروں اور شہریوں کو سہولت دے، اس مقصد کے لئے اعتماد پیدا کیا جائے اور محکمہ پولیس کو شفاف بنایا جائے۔
- پولیس افسران انسانی حقوق کے تحفظ اور ہر انسان کے جائز حقوق کا تحفظ کریں جو قانون کے دائرہ کار میں ہو۔
- اگر کسی پولیس افسر کی زندگی خطرے میں ہو تو محکمہ کی جانب سے اُسے تحفظ دیا جانا چاہئے اور سیکیورٹی بھی فراہم کی جائے۔
- پولیس افسران کو لانے لے جانے کے لئے ٹرانسپورٹ مہیا کی جانی چاہئے۔
- اگر کوئی پولیس آفیسر دوران ڈیوٹی مارا جائے قتل کر دیا جائے تو اُسے ''شہید'' قرار دیا جائے۔
- اضافی الاؤنس ادا کیا جانا چاہئے اُن افراد کو جو اسپیشل ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہوں۔ ان میں سے ہر ایک پولیس آفیسر کو۔
- جب بھی کسی مسئلے کے تحت سیکورٹی پلان مرتب کیا جائے شہریوں کے تحفظ کا تو اس میں حفاظتی اقدامات اور تحفظ پولیس افسران کے لئے بھی ہونا ضروری ہے۔
- پولیس کالونیاں محفوظ علاقوں میں قائم کی جانی چاہئیں جہاں پولیس افسران اپنے اہل خانہ کے ہمراہ محفوظ طور پر رہ سکیں۔
- موبائل پٹرولنگ یا ناکہ بندی کے وقت پولیس کی بھاری نفری تعینات کی جانی چاہئے۔

- اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ملک کا قانون مکمل طور پر نافذ کیا جائے گا۔
- پولیس ٹریننگ پروگرام وقتاً فوقتاً منعقد کیے جانے چاہئیں اور ان میں ان کی شرکت بھی کروائی جانی چاہیے۔
- پہلے مرحلے میں پولیس کو خود میں تبدیلی لانی ہوگی۔
- چیک اینڈ بیلنس کا نظام قائم کیا جانا چاہیے۔
- قانونی نظام کا ازسرنو جائزہ لیا جانا چاہیے۔
- انسانی حقوق سے متعلق ٹریننگ پولیس ٹریننگ اسکول اور کالجوں میں کی جانی چاہیے۔
- سول سوسائٹی یہ اہم رول ادا کرسکتی ہے کہ وہ پولیس کے ساتھ مل کر کام کرے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو روکے۔
- یہاں تک کہ ٹارچر کرنے والے اداروں اور ٹارچر (ایذارسانی) فی الحال اب تک کم ہے اور اسے مزید کم کیا جانا ضروری ہے۔
- جدید طریقہ تفتیش کو استعمال اور متعارف کروانا چاہیے تاکہ پولیس کو کسی بھی جرم کی تفتیش میں آسانی ہو۔
- جس جگہ جرم سرزد ہوتا ہے وہاں سے شواہد اکٹھے کرنے میں مشکلات درپیش ہوتی ہیں جس وجہ سے اس مقام پر میڈیا کے افراد کی موجودگی اور لوگوں کا غیر ضروری ہجوم ہوتا ہے۔
- پولیس کے افسران نے ٹریننگ کے ان معلومات کو طریقہ کار کو بہت سراہا اور شہری ذمہ داریوں پر توجہ دلوانے کی تعریف کی جب کہ شہریوں کی جانب سے زیادہ تر ذمہ داری پولیس پر عائد کی گئی۔

کھلی کچہری کے شرکاء:

(۱) عید معلم خان
(۲) محمد یوسف
(۳) گل مینا بلال احمد
(۴) الفت علی
(۵) ایم اے۔ رشید
(۶) ریحان اشرف
(۷) ایم ابو عبید
(۸) فرحت اللہ قریشی
(۹) یوسف علوی
(۱۰) کیپٹن (ر) فاروق داؤد
(۱۱) انور نبی خان
(۱۲) شاہد علی
(۱۳) محمد علی
(۱۴) کامران نقوی
(۱۵) نورین احمد
(۱۶) ریحانہ یاسمین
(۱۷) ایم قذافی سومرو
(۱۸) فیض اقبال
(۱۹) ثمر رباب
(۲۰) حفیظ پیرزادہ
(۲۱) جاوید نقوی
(۲۲) نوشین انور
(۲۳) بھگوان داس
(۲۴) نادر خان
(۲۵) محمد طاہر
(۲۶) عباس بادامی
(۲۷) زیبا
(۲۸) سید الفت حسین شاہ
(۲۹) عالم چندنانی
(۳۰) دردانہ نوشین
(۳۱) جہان خان
(۳۲) خرم اقبال
(۳۳) جان شیر خان
(۵۴) امیر علی بھائی
(۳۵) مس عمرہ جاوید

"پڑوسیوں کا دن مبارک ہو" سوسائٹی جہاں لڑکیاں پڑوس کے مسائل پر بات کررہی ہیں جہاں اس سوسائٹی کو معرض وجود میں لایا گیا۔ لڑکیاں پڑوسیوں کے مسائل کو سن کر ضبط تحریر میں لاکر، جہاں تک ممکن ہو پڑوسیوں کی مدد کے لئے کام کرنے کی تیاری کرتی ہیں۔

کام کے ضمن میں تعلیمی کلاسز کا انعقاد پڑوس میں بچوں کی پرورش ماحولیاتی شعور اجاگر کرنا۔ خطوط لکھنا۔ اخبارات کے مدیروں کے نام مراسلے اور اخبارات کے آرٹیکل لکھنا، ایجنسیوں کے نام مراسلے ارسال کرنا جیسے KMC، KWSB، KESC وغیرہ۔ پڑوسیوں کے مسائل اور ماحولیات پر والدین کو بتانا تاکہ وہ ماحولیات کو بھی اور پڑوس میں اردگرد ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ درختوں کی افزائش اور ان کی دیکھ بھال ماحولیاتی رضا کارانہ کام اور دیگر سماجی کام کرنا۔

یہ تمام کام اور ان کی مکمل تیاری طالبات کرتی ہیں۔ جن میں رضا کار بھی شامل ہوتے ہیں۔ اسکول کا متعلقہ شعبہ کپڑوں اور دیگر ضروری اشیاء کی فراہمی کا مکمل انتظام کرتا ہے اس پروگرام کو طالبات کی بڑی تعداد نے دیکھا اور شعبے کو دیکھا۔

ورکشاپ انسانی حقوق اور قانون نافذ کرنے والے ادارے

July - December 2012

تعارف:

پولیس کسی بھی جمہوری ملک میں قانون اور ضابطہ اخلاق کے ماتحت ہوتی ہے۔ قوانین اور قانون نافذ کرنے والے ادارے مسلمہ اصولوں اور فطری قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے بین الاقوامی معیار کو پورا کرتے ہیں۔ جوان کو یہ اختیارات دیتے ہیں۔ پولیس کے ممبران ان اختیارات کی خلاف ورزی بھی کرتے پائے گئے ہیں۔ بجائے ان کی پاسداری یا پابندی کریں اور انسانی حقوق کی حفاظت کریں۔ ایسا وہ اس وقت کرتے ہیں جب وہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔

اور بطور نتائج شہری کو ناحق تنگ کیا جاتا ہے اور ہر طرح سے جرائم میں ملوث قرار دے دیا جاتا ہے۔ عام شہری کو اس کے انسانی حقوق سے محروم کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے جس میں اس کا آزادی اظہار کا حق تک سلب کر دیا جاتا ہے۔ شخصی آزادی، زندگی آزادی اور آزادی اظہار جو کہ اسلام میں تک میں دیئے گئے ہیں اور اقوام متحدہ کا چارٹر انسانی حقوق جن کی ضمانت دیتا ہے اور ہمارا آئین ان کی پاسداری کرتا ہے سلب کر لئے جاتے ہیں۔

پاکستان میں قانون کا نفاذ:

کسی ظلم یا جرم کے شکار شہری کے لئے اس سے بڑی تکلیف اور اذیت اور کیا ہوگی کہ اُسے اُن کے کیس کی ایف آئی آر تک کے لئے انکار کر دیا جاتا ہے۔ FIR بنیادی طور پر ہر شہری کا حق ہے۔ یہ ہر شہری کا حق ہے کہ وہ پولیس میں جا کر اپنی شکایت پر مبنی رپورٹ درج کروائے اور پولیس اُس کے کیس کی چھان بین کرے اور اُسے کسی بھی خطرے سے پورا تحفظ حاصل ہو۔ ملزم کی تلاش اور کی جانی چاہئے اور رپور درج کروانے والے کو اس سے باخبر بھی رکھا جانا ضروری ہے۔ ملزم کو بھی دوسری جانب اس بات کا حق ہونا ضروری ہے کہ اُسے کیس کے صحیح ثابت ہونے تک مجرم نہ تصور کیا جائے۔ اُسے اس بات کا حق ہو کہ اُس کا مقدمہ ایک غیر جانب دار، آزاد فضا میں پیش کیا جائے گا۔ اُسے کسی طور پر بھی ہراساں ذہنی یا جسمانی اذیت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی زبردستی اقبال جرم کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جائے گا۔ اس کی گرفتاری کے وقت اسے اپنے دفاع میں وکیل کرنے اور اپنے دفاع کرنے کا پورا حق دیا جائے گا۔ جو کہ وہ اپنی پسند اور خواہش کے مطابق کسی وکیل کی خدمات حاصل کر سکتا ہے۔ اُسے اُس کے پورے حقوق کی آگاہی دی جائے گی۔

شہری اور پولیس کا باہمی ربط

شہریوں اور پولیس کا آمنا سامنا زیادہ تر ٹریفک کے انتظام کے دوران ہوتا ہے۔ پولیس کو اکثر بوڑھے بچوں کو سڑک عبور کرتے میں مدد کرتے دیکھا جاتا ہے یا پھر 15 اور 999 نمبرز کی کالیں جو شکایات سے ملحق ہوتی ہیں۔ اصل پولیس اور شہریوں کی ملاقات/ رابطہ اُس وقت ہوتا ہے جب کسی طرح جرم یا واردات ہو جاتی ہے اور شہری خود ایک جرم بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ جرائم سے متعلق انصاف کے حصول کے نظام کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پولیس پہلی قانون نافذ کرنے والی ایجنسی ہوتی ہے جو حکومت کی ہوتی ہے اور جس سے شہری رابطے میں آتے ہیں اور اس کا کام اور ذمہ داری قانون شکن عناصر کو پکڑ کر انصاف تک لانا ہوتا ہے۔

جرائم کی تحقیقات

یہ اس وقت شروع ہوتی ہے جب پولیس کو اس کی باقاعدہ شکایت موصول ہوتی ہے۔ یہ معلومات کسی بھی طرح سے موصول ہو سکتی ہے۔ شکایت کرنے والے کے لئے خود ذاتی طور پر پولیس کے پاس جانا لازمی نہیں یعنی کہ پولیس اسٹیشن۔ شکایت ملنے پر جرم / واردات کی جگہ کا دورہ کیا جاتا ہے۔ بچے ہوئے

شواہد ذرائع جمع کیے جاتے ہیں اور ان کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ ان جگہوں کی مکمل تلاش ہوتی ہے۔ لوگوں سے انٹرویو پوچھ گچھ کی جاتی ہے۔ مشکوک افراد کو زیر حراست کر لیا جاتا ہے۔ جن پر شک ہو اُن کی گرفتاری کی جاتی ہے۔ ان تمام تفتیشی مراحل کے دوران عالمی انسانی حقوق کے معیار کو مدنظر رکھنا ان پر عمل کرنا پولیس کا اولین فرض ہے اور بہت اہمیت کا حامل ہے لہٰذا پولیس کو عالمی معیار کی پوری طرح سے تربیت اور آگاہی ہونی ضروری ہے تا کہ جرائم کی تفتیش شفاف انداز سے ہو سکے۔

رپورٹ کے عرصے کے دوران طے شدہ ورک شاپس:

انسپکٹر جنرل آف پولیس سندھ نے اگست 2012ء تا جولائی 2013ء کے عرصے میں پولیس ٹریننگ کالج سعید آباد کراچی میں 10 ورک شاپس پر مشتمل ایک سلسلے کی منظوری دی۔ اس ضمن میں تین ورکشاپس منعقد ہو چکی ہیں۔ بقیہ سات ورکشاپس جنوری 2013ء سے جولائی 2013ء کے درمیان منعقد کی جائیں گی۔ اس دوران منعقدہ ورکشاپس کی تاریخوں کی تفصیل ذیل میں درج ہے:

ورکشاپ کا سیریل نمبر	تاریخیں جن پر ورکشاپ کا انعقاد ہوا	مقام
اوّل	24 تا 27 ستمبر 2012ء	پولیس ٹریننگ کالج سعید آباد، کراچی۔
دوم	22 تا 25 اکتوبر 2012ء	-- // --
سوم	17 تا 20 اکتوبر 2012ء	-- // --

ہر ورکشاپ کا پروگرام جدول "A" میں درج ہے:

منصوبے کے مقاصد:

منصوبے کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے:

(a) انسانی حقوق کی پامالی پر کارروائی کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی اور صلاحیت میں اضافہ کرنے کے لئے۔

(b) پولیس اور شہریوں کے باہمی اور زیادہ بہتر رابطہ اور باہمی رشتے کو مضبوط بنانے اور پولیس کے بہتر عوامی احتساب کے لئے۔

(c) تفتیشی برانچوں کے پولیس افسران اور جرم کی تفتیش میں مصروف افراد کی انسانی حقوق کی حدود میں رہتے ہوئے کیس کی تفتیش کی تربیت کرنا۔

نتائج:

"انسانی حقوق اور قانون کی بالادستی: جرائم کی تفتیش" پر ہونے والی تربیت کے اس پروگرام کے آخر میں پولیس افسران اور شرکاء نے

(a) انسانی حقوق کی حدود میں رہتے ہوئے اور فارینسک رپورٹوں کی روشنی میں جدید خطوط پر جرائم کی تحقیقات کے بارے میں تربیت حاصل کی۔ انہیں اسلام میں موجود بنیادی انسانی حقوق، اقوام متحدہ کے عالمی ڈیکلریشن برائے حقوق انسانی اور بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے بارے میں پاکستان کے قوانین کے بارے میں آگاہی فراہم کی۔ یوں ان افراد کو انسانی حقوق کو پامال کرنے کی بجائے ان حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے کام کرنے کی تربیت فراہم کی گئی۔

(b) ان افراد کو غیر قانونی اور غیر انسانی ایسے کاموں کے بارے میں آگاہ کیا گیا جو قانوناً منع ہیں مثلاً تشدد، غیر قانونی حراست، اختیارات کا غلط استعمال اور غیر قانونی تلاشیاں وغیرہ۔

(c) بین الاقوامی معیار اور بہترین پریکٹس سے ہم آہنگ جدید، تہذیب یافتہ اور معزز قانون نافذ کرنے والے ادارے کے طور پر کام کرنے کی یقین دہانی۔

ٹارگٹ گروپ:

اس ٹریننگ پروگرام کا ٹارگٹ گروپ اے ایس آئی سے پولیس انسپکٹر کے رینک کے پولیس افسران تھے۔ یہ افراد قانونی طور پر جرائم کی تفتیش کا اختیار رکھتے ہیں تاہم اس ورک شاپ میں ایس پی، اے ایس آئی اور ڈی ایس پی حضرات نے بھی شرکت کی۔ خواتین پولیس افسران کو اس تربیت کے لئے خاص طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ ٹارگٹ گروپ کا انتخاب مندرجہ ذیل میں سے کیا گیا تھا۔

(1) لوئر اسکول کورس: یہ کورس ہیڈ کانسٹیبل کے لئے تشکیل دیا گیا تھا جن ترقی ہونے والی ہے یہ کورس اُن کے اے ایس آئی کے عہدے پر ترقی کے لئے لازمی تھا۔

(2) انٹرمیڈیٹ اسکول کورس: یہ کورس اے ایس آئی حضرات کے لئے تشکیل دیا گیا تھا جن کی ترقی ہونے والی تھی اُن کے سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی کے لئے لازمی تھی۔

(3) اپر اسکول کورس: یہ کورس سب انسپکٹر کے لئے تشکیل دیا گیا جن کی ترقی ہونے والی تھی اُن کے انسپکٹر کے عہدے پر ترقی کے لئے لازمی تھی۔

دورانیہ:

پہلی ورک شاپ کا دورانیہ چار دن تھا جب کہ اگلی چار ورک شاپ کا دورانیہ تین دن تھا۔ پہلی ورک شاپ کے اوقات صبح ۹ سے ۱۲:۳۰ تک تھے۔ جب بقیہ چار ورک شاپس کے اوقات صبح ۹ سے شام ۴ بجے تک تھے۔ ہر ورک شاپ میں کرائم لیبارٹری کے دورے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

شرکاء کی مقدار:

ہر ورک شاپ میں ۳۰ تا ۴۰ افراد نے تربیت حاصل کی۔

لیڈ ٹرینر:

یہ ورک شاپس جناب نیاز احمد صدیقی سابق آئی جی پولیس جنھوں نے ۲۰۰۰ میں اٹلی سے انسانی حقوق اور قانون کے نفاذ پر غیر ملکی ماہرین سے تربیت حاصل کی، نے کروائیں۔ انھیں بین الاقوامی پولیس کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ بھی ہے۔ (یو کے۔ ۱۹۸۳-۱۹۹۳) اور امریکہ (۲۰۰۱-۲۰۰۶)

مہمان مقرر/ ماہرین:

ورک شاپ میں پولیس، عدلیہ اور سول سوسائٹی سے نمایاں افراد کو بطور مہمان مقرر اور ماہرین مدعو کیا گیا۔ ان میں سندھ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس، سابق وفاقی وزیر قانون انسانی حقوق کے سابق چیف جسٹس، سابق وفاقی وزیر قانون انسانی حقوق کے وزیر سابقہ اور موجودہ آئی جی پولیس شامل تھے۔

تربیت فراہم کرنے والوں کی طرف سے غیر رسمی مجالسوں کے دوران تربیت فراہم کردہ افراد سے ورک شاپ کے شرکا کے بارے میں اُن کی رائے معلوم کی گئی، چند ایک آراء یہ ہیں:

(1) یہ تربیت ان افراد کے لئے ناگزیر تھی۔ یہ تربیت ان افراد کے لئے بے حد ضروری تھی جن کو جدید خطوط پر جرائم کی تفتیش کے لئے تربیت فراہم کی جارہی تھی۔

(2) افراد کی تربیت میں شرکت اور سیکھنے کا رجحان بہت بلند اور معیاری تھا۔ شرکا نے تربیت اور زیر بحث موضوعات میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

(3) سیشن بے حد معلوماتی رہا۔ اور تربیت فراہم کرنے والوں اور شرکاء میں معلومات کا تبادلہ خاصا مفید رہا۔

(4) شہری کی جانب سے آرگنائز کی گئی اس ورک شاپ سے پولیس افسران کو حاصل ہونے والی تربیت دراصل پاکستان کی خدمت ہے۔

(شرکا کی جانب سے)

ہر ورک شاپ کے اختتام پر اس ورک شاپ کی جانچ کا فارم شرکا میں تقسیم کیا جاتا تھا تاکہ وہ خود جانچ کرسکیں۔ شرکا کی اکثریت ورک شاپ کو بہترین اور قابل ستائش مانتی تھی ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ان سے اُن کو اپنی روزمرہ کی زندگی اور روٹین میں کافی مدد ملی۔ شرکا کی خاص مقدار نے اپنے طور پر جانچ کرنے کے لئے Evaluation Form تیار کئے۔

اس کے علاوہ غیر رسمی طور پر بھی ہر سیشن کے اختتام سے پہلے بھی مثلاً چائے کے وقفے کے دوران اور جب سیشن کی کارروائی مکمل ہوجاتی تو اُس وقت بھی کافی بہتر فیڈ بیک ملتا تھا۔ اس فیڈ بیک سے شرکا کا شوق لگن اور سیکھنے میں دلچسپی دکھائی دیتی تھی۔ وہ عمل کر عہد کرتے تھے کہ وہ بین الاقوامی معیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر عمل کریں گے اور CHRI کے معیار پر پورا اُتریں گے۔ اپنی روزمرہ کی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے اس پر عمل کرتے رہیں گے۔

سفارشات بھیجی گئیں:

ان ورک شاپس کی اہمیت سے متعلق سفارشات جو ان کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں وہ بھی دی گئیں۔

(۱) تمام شرکا جنھوں نے ورک شاپ سے اپنی ٹریننگ مکمل کی ہے ان کو اُن پولیس اسٹیشنوں پر تعینات کیا جائے جہاں ان کا عوام سے براہ راست رابطہ ہو۔ اس سے ان میں انسانی حقوق کے عالمی معیار اور ان کے قانون کو نافذ کرنے میں مدد ملے گی اور وہ اپنی روزمرہ ڈیوٹی بھی ان کے عمل کرنے میں سرانجام دیں گے۔ ان کو جدید طریقہ تفتیش کرنے کے عمل استعمال کرنے کا موقع فراہم ہوگا جو انھوں نے دوران ٹریننگ سیکھے اور پڑھے۔

. تمام شرکا پر لازمی ہو کہ وہ 6 ماہ خصوصی رپورٹ پر ہوں اور اپنی مدت ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد اپنے سینٹر سے اور اپنی عملی کارکردگی کی مکمل جانچ ہونے کے بعد جو اُن کے سینٹر کریں گے جو کہ انسانی حقوق کا بین الاقوامی معیار اور عالمی طور پر بہترین عملی طرز عمل اور جرائم کی تفتیش کے طریقے اور تیکنیک اور کیسوں کا مکمل معائنہ کرے گی اور تب جا کر ایسے افراد ملازمت کے اہل ہوں گے۔

معلومات کو پڑھنے اوران تک رسائی حاصل کرنے کا پروگرام ترتیب دیا گیا

دولت مشترکہ انسانی حقوق کو متعارف اور آگے بڑھانے والے ادارے کی جانب سے ۱۳ تا ۲۳ نومبر ۲۰۱۲ء

رپورٹ: سرور خالد

یہ پروگرام دہلی بھارت میں منعقد کیا گیا۔ CHRI نے اس کے لیے 2 شرکا کو اپنی شریک تنظیم کے ممبران ملکوں سے مدعو کیا تھا جن میں بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا، افغانستان اور پاکستان شامل تھے جنھوں نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

میں واحد "شہری سی جی ای" کی جانب سے شریک ممبر تھا۔ جو شہری سی جی ای اور پاکستان کی نمائندگی کر رہا تھا۔ جب کہ دوسرے شریک کو وقت پر بھارت کا ویزا نہ مل سکا۔

پروگرام کے دوران بھی کئی مرحلوں سے گزرتے ہوئے اپنی کارکردگی اپنے موضوع مضمون میں دکھائی تھی جو RTI کی میٹنگ کا حصہ تھا۔ وہ تحقیقات کو اس کے اسے آگے بڑھانے اور RTL کو بھارت میں ترقی و وسعت دے رہی تھی جس سے اُن کی قوم اور ملک کی فلاح ہو رہی تھی۔

اس کی (CHRI) رسمی رہنمائی اور حاضرین کی عملی پیشکش ۱۴ نومبر کو تھی جہاں ہر ایک ممبر کو یا شریک کو اپنی تنظیم کے متعلق بیان کرنا تھا اور RTI کی موجودہ حیثیت کو بھی بتانا تھا۔ اپنے ملک کے حوالے سے۔ میں نے مختصراً اُن کو "شہری" کے متعلق بتایا کہ یہ آزادی حصول معلومات کے لیے کوشاں ہے۔(FOI) اور ساتھ ہی FOI کی موجودہ حیثیت بھی بیان کی کہ پاکستان ایشیا کا پہلا ملک ہے جس نے آزادی معلومات کے متعلق قانون سازی کی ہے اور شہری سی جی ای اس کی پہلی غیر تجارتی تنظیم ہے جو ان قوانین پر عمل درآمد کرتی اور کرواتی ہے۔

اگلے دن ہماری ملاقات ڈاکٹر شنکر سنگھ سے ہوئی جو (NCPRI) کے سربراہ تھے۔ انھوں نے ہمیں بتایا کہ (NCPRI) یہ تنظیم اس بات کی پابند ہے۔ انفرادی طور پر بھی یہ ہماری حکومت اور معاشرے کو شفاف بنائے گی اور محاسبہ کرے گی۔ ابھی اسے مزید اس ضمن میں کام کرنا ہے تاکہ ہمارا معاشرہ شفاف ہو سکے۔ اس کے لئے بلاواسطہ طریقوں سے فائلنگ معلومات کی درخواستوں کی اور قانونی مقدمات کی جنگ بھی کرنی ہوگی اور عوامی اجتماعات میں لوگوں کی شنوائی بھی کرنی شامل ہیں۔

مسٹر مہابیر کسانہ سابق ٹرینر RTI کے ماہر اپنے ادارے
Institute of Secretariate Training and Management (ISTM) سے ان کے آفس میں ملاقات

جسٹس (ریٹائرڈ) اجیت پرکاش شاہ سابق جسٹس دہلی ہائی کورٹ سے ایک ملاقات ان کے گھر (رہائش گاہ پر ہوئی)

Meeting with Prof Shekhar Singh, RTI Activist (NPRI), at his residence

From L-R Kawa, Afghanistan, Amikar, CHRI, Alan, CHRI, Shyamila, Srilanka, Sarwar Pakistan, Vrinda CHRI (sitting). Chiranjibi, Nepal, Michelle, CHRI, Nasima, Afghanistan

مجھے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ پاکستان میں حالت آج مختلف ہوسکتی ہے۔ اگر ہم ترامیم کے ذریعے اس قانون کو نافذ کریں اور کچھ سزائیں ایسے افسران کے لئے تجویز کریں جو عوامی نوعیت کی معلومات کو اور ریکارڈ کو عوام ہی کی دسترس سے باہر رکھتے ہیں اور اس قانون کا مذاق اُڑاتے ہیں اور اس سلسلے میں میڈیا کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے تاکہ FOI قانون کو ترقی دی جائے اس پر عمل درآمد ہوسکے۔

ماڈیول ۴ (مئی ۱۰ اور ۱۱) اسلام آباد پولیس

ماڈیول ۳ اور ۴ ورک شاپ بلوچستان پولیس

ماڈیول ۴ پشاور پولیس (مئی ۷ اور ۸ ۲۰۱۲ء)

ماڈیول ۴ ورک شاپ کراچی پولیس (مئی ۲۹ اور ۳۰ ۲۰۱۲ء)

شہری کے بارے میں

شہری...... برائے بہتر ماحول کراچی میں قائم ایک ایسا گروپ ہے جو 1988ء میں کراچی کے کچھ شہریوں کی جانب سے قائم کیا گیا اور جس کا مقصد ماحول کی تباہی پر اپنے تحفظات کا اظہار کرنا تھا۔

شہری قدرتی اور مصنوعی ماحول کے مسائل پر توجہ دیتا ہے۔ غیر قانونی تعمیرات، ماحول کے بارے میں قانون شکنی اور اسی طرح کی دوسری علامات مثلاً آلودگی، ٹریفک کی زیادتی، نکاسی آب، غیر قانونی تعمیرات، پارکنگ کی عدم دستیابی اور امن وامان کی صورتحال وغیرہ ان تمام مسائل پر شہری خاص توجہ دیتا ہے۔ شہری حکومتی اداروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے اور سول سوسائٹی کو بھی اس کی ترغیب دیتا ہے۔

کامیابیاں

- کلاس ٹاور کلفٹن سے متصل سڑک پر ہونے والے غیر قانونی تعمیر کا انہدام اس عمل سے سڑک چوڑائی کم ہونے سے بچائی گئی۔
- منظور پیر روڈ پر گٹر باغیچہ پارک کے 480 ایکڑ رقبے کا تحفظ۔ یہ لیاری کے گنجان علاقے میں واحد کھلی تفریح گاہ ہے جو تقریباً 10 لاکھ کی آبادی کے لئے تازہ ہوا کی حیثیت رکھتی ہے۔
- کراچی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے علاقے میں کڈنی ہل پارک کے 62 ایکڑ زمین کا تحفظ جس میں 18 ایکڑ پر کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ کی تنصیبات بھی شامل تھیں۔
- KBCA کی اوورسی کمیٹی کا قیام اور معلومات عامہ کے کاؤنٹر کا قیام۔
- کراچی اور سندھ میں KTC کے 11 اور SRTC کے 15 بس ڈپوؤں کو کمرشل کرنے اور فروخت روکنے کا انتظام۔ آج کل یہ پلاٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے انٹرسٹی بس ٹرمینلز اور دیگر سرکاری سرگرمیوں میں استعمال ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے سڑکوں پر سے غیر قانونی بس ٹرمینلز کا خاتمہ ہو گیا ہے۔
- لائنز ایریا کراچی میں میکرو کے مقام پر سیونگ ویب گراؤنڈ پلے فیلڈ کا قیام۔
- باغ ابن قاسم کلفٹن پر غیر قانونی رہائشی منصوبے سے اس طرح کے دوسرے غیر قانونی منصوبوں کی الاٹمنٹ رک گئی۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اس جگہ پارک بنا دیا ہے۔
- لاہور میں ڈونگی گراؤنڈ پارک کی کمرشلائزیشن کی روک تھام۔
- لاہور بچاؤ تحریک کے ذریعے کینال چینک وائیڈننگ پروجیکٹ کے نقصانات میں کمی۔
- کوئٹہ میں سیسمک بلڈنگ کوڈ کا دوبارہ اطلاق۔
- پاکستان بھر اور خاص طور پر شہری پولیس کے 390 افسران کی انسانی حقوق، شہریوں سے رابطے اور پولیس کی اصلاحات کے بارے میں تربیت۔
- سالہا سال سے شہری کی مہارت کا اعتراف اعلیٰ عدالتوں نے کیا ہے اور غیر قانونی تعمیرات کے معاملے پر شہری کو عدالت کا دوست کہا گیا ہے۔

مقاصد

- باخبر اور باعمل سول سوسائٹی، اچھی حکمرانی شفاف معاملات اور قانون کی حکمرانی قائم کرنا۔
- ریسرچ دستاویز سازی اور ڈائیلاگ کی بہتری کے ساتھ عام آدمی کے لئے پالیسیوں کی تیاری۔
- ایک پُر اثر اور شہر بھر کی نمائندہ لوکل گورنمنٹ سسٹم کا قیام یعنی افرادی قوت کی فراہمی اور تربیت۔
- کراچی شہر کے لئے ایک مکمل اور بہتر ماسٹر/زونل پلان کی تیاری اور اطلاق۔
- معاشرے میں بنیادی انسانی حقوق کا اطلاق۔

شہری کا انتظام کس طرح چلتا ہے؟

- ایک اعزازی مینیجنگ کمیٹی جس کو جنرل باڈی 2 سال کے لئے باقاعدہ منتخب کرتی ہے۔ یہ کمیٹی جمہوری انداز میں کام کرتی ہے۔
- شہری کی ممبر شپ ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو اس کے مقاصد اور میمورنڈم کو قبول کرتے ہیں۔

شہری

کو ضرورت ہے:

والنٹیئر ورکرز جو مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام کرسکیں:

- لیگل
- میڈیا اور آؤٹ ریچ
- آلودگی کے خلاف
- پارک اور تفریح
- گن فری سوسائٹی
- ورثہ اور اس کا بچاؤ
- فنڈز کا انتظام

کراچی میں عوامی سہولت کی جگہیں

شہر اپنے باسیوں کو فراہم کی جانے والی سہولتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ نیو یارک شہر کا 820 ایکڑ پر مشتمل سینٹر پارک جو 1850 میں بنایا گیا، نیو یارک کے زیادہ تر باسیوں کے لئے تفریح کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ وہ پارک ہے جو ہر سال لاکھوں سیاحوں جو اپنی اپنی فیملیز کے ہمراہ مختلف تفریحات جیسے رولر بلیڈنگ، جاگنگ اور اسٹرولنگ، بیس بال، ٹینس، کشتی رانی، چڑیا گھر کی سیر، پارک میں شیکسپیئر کے ڈراموں پر بلا معاوضہ اداکاری اور بہت سے سرسبز میدانوں میں پُرسکون انداز میں سورج کی تمازت سے لطف اندوز ہوتے ہیں کا میزبان ہوتا ہے۔ آپ کو اس جگہ بہتا پانی اور سبز میدان، انتہائی حیرت انگیز پل اور پرفارمنس سینٹرز، تعلیمی سہولتیں، باغ یہاں تک کہ کلاسیکی فن تعمیر کے نمونے بھی ملیں گے۔

شہری جو کہ بہتر شہری ماحول کے لیے کام کرنے والی ایک تنظیم ہے گذشتہ بیس برسوں سے کراچی کے پارکوں، میدانوں اور عوامی سہولت کے لئے مختلف جگہوں کے تحفظ کے لئے بالخصوص اور پورے ملک میں بالعموم کام کر رہی ہے۔ اور میں شہری کے عوامی نوعیت کے چند کاموں میں ان کا ساتھی ہونے پر بے حد مسرور ہوں۔

پاکستان کے دوسرے شہری علاقوں کی طرح کراچی کی صورت حال بھی تشویش ناک ہے۔ میں نے حالیہ برسوں میں اپنے کالموں میں اس صورت حال پر تسلسل اور تفصیل سے بالخصوص اپنے کالموں کی سیریز جس کا عنوان ''کراچی میرا ہے۔ اور میں اسے بیچ سکتا ہوں'' میں لکھا ہے۔ حکومت اور سیاسی جماعتیں آج عوامی سہولت کی ان جگہوں کے تحفظ میں ناکام نظر آتی ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ اس لوٹ مار میں شریک بھی نظر آتی ہیں۔

بہت سے پارک، کھیل کے میدان، گندے پانی کے نکاس اور کچرے وغیرہ کے فارم اور عوامی سہولت کے دوسرے پلاٹوں پر سیاسی گروپوں اور غنڈوں نے قبضہ کر کے ان کے ٹکڑے رہائشی اور تجارتی مقاصد کے لئے فروخت کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

میں اپنے ایک گذشتہ کالم سے کچھ نقل کر رہا ہوں۔ آج سے کچھ ہفتے قبل بگوٹا کولمبیا کے سابقہ میئر اور ایک شہرہ آفاق شخصیت جناب ریزیک پینالوسا کراچی آئے تو انہوں نے مجھ سے ایک سوال پوچھا، ''اس گنجان شہر کی آئندہ نسلیں جب یہ دیکھیں گی کہ ہم نے اپنے لالچ کی تسکین کی خاطر ان کے لئے بنائے گئے پارکوں اور تفریح گاہوں کو بھی بیچ کھایا ہے تو وہ کیا کریں گی؟ وہ ہمارے یعنی اپنے بزرگوں کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گی؟'' انہوں نے مزید کہا کہ ''دولت اور دیگر املاک تو کبھی بھی بنائی جاسکتی ہے لیکن ہڑپ کی گئی زمین اور بیچ کھائے گئے پارک کبھی دوبارہ واپس نہ آسکیں گے۔

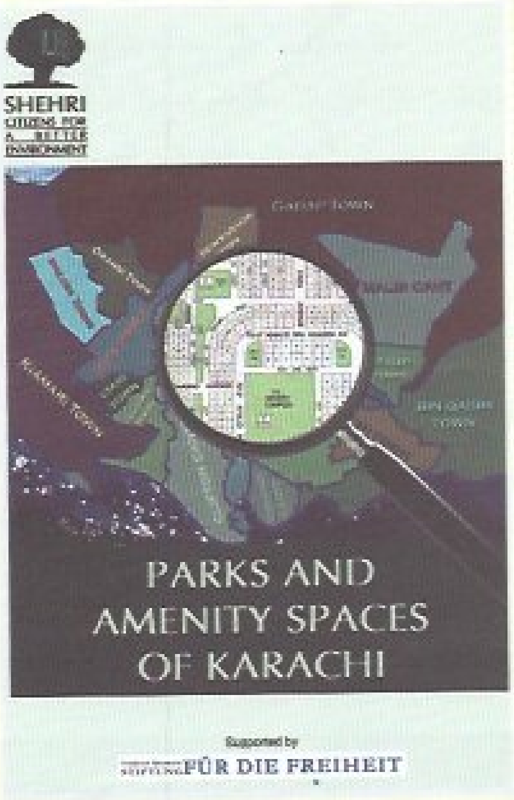

شہری کی نائلہ احمد نے کراچی میں موجود عوامی سہولت کی جگہوں اور پارکوں کی تفصیل جمع کر کے اور انہیں دستاویزی شکل دے کر ایک عظیم کام کیا ہے۔ ایک ایسی محنت جو برسوں پر محیط ہے۔ یہ کتاب ان شہریوں اور تنظیموں کے لئے بہت مددگار ثابت ہوگی جو باقی ماندہ املاک کے تحفظ کے لئے جنگ کرنا چاہیں گے۔ ہمیں برا لگے یا بھلا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکمرانوں اور سیاست دانوں کے طرزِ عمل کی روشنی میں عوام کی تفریح کے لئے مخصوص املاک اور پارکوں کے تحفظ اور انہیں لوٹ مار سے بچانے میں اگر کوئی امید کی کرن دکھائی دیتی ہے تو وہ اعلیٰ عدالتیں ہی ہیں۔

Ardeshir Cowasjee

جناب اردشیر کاوس جی

جون 2011ء

کاؤس جی دور کا خاتمہ

از دانش آذر زوبی

تقریباً 100 برس قبل جمشید جی نصروانجی مہتا نام کے ایک پارسی صاحب تھے، کراچی کے ایک معزز شہری جو کراچی کے پہلے منتخب میئر بنے۔ وہ ''جدید کراچی کے بانی'' کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔ وہ دور ان کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے اور عرف عام میں ''نصروانجی دور'' کہلاتا ہے کیوں کہ اس دور میں کراچی کی سڑکیں روزانہ صبح واقعتاً دھوئی جاتی تھیں اور کراچی جنوبی ایشیا کا صاف ترین شہر کہلاتا تھا۔ وہ پرسکون اور پُرامن دور تھا۔ آج ہم نومبر 2012ء کو انتقال کرنے والے ایک اور معزز پارسی شہری کو یاد کر رہے ہیں جن کو ''قوم کا ضمیر'' بھی کہا جاتا ہے۔ قبل ازیں 20 مارچ 2012ء کو ''شہری'' کے کراچی کے لئے جناب اردشیر کاؤس جی کی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں ''سٹیزن ایمرا ئینس'' ایوارڈ سے نوازا تھا۔

اکثر بڑے لوگوں کے مخالفین بھی بہت ہوتے ہیں۔ جناب کاؤس جی کے بھی بہت سے مخالفین تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے بمشکل ہی کبھی حکومت سندھ کی جانب سے مہیا کی گئی پولیس کی حفاظتی ٹیم کی پرواہ کی۔ وہ ایک بے خوف کارکن تھے۔ بظاہر وہ ایک تند خو کاروباری لگتے تھے لیکن اندر سے وہ ایک دردمند دل رکھنے والے متحیر انسان دوست تھے۔ ان کے دوست احباب ان کو مختلف ناموں سے یاد رکھتے ہیں۔ انہیں پاکستان کے قدیم ترین اور مشہور کالم نگار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ایک سماجی کارکن کہا جاتا ہے، ایک ماحول دوست شخص، ایک روشن خیال شہری، ایک سچا پاکستانی اور ایک محب وطن وغیرہ...... لیکن میری جب بھی ان سے ملاقات ہوئی میں نے انہیں ازراہِ تفنن ''کراچی کے بڑے ابا'' کے نام سے پکارا۔ اور انہوں نے ہمیشہ میرے ان ریمارکس کا جواب اپنی مخصوص شرارت بھری مسکراہٹ سے بغیر کوئی لفظ بولے دیا۔ سچائی کے لئے اپنی بے خوف جدوجہد کی وجہ سے اردشیر کاؤس جی ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ کاؤس جی کا دور 24 نومبر 2012ء کو ختم نہیں ہوا بلکہ تادیر یہ نام ہمت، سچائی اور بے خوفی کا استعارہ بن کر ہمارے ساتھ منسلک رہے گا اور ہمیں ہمت دلاتا رہے گا۔

کیا قدرت آج پھر جلتے سلگتے کراچی کو بچانے کے لئے کسی پارسی شخصیت کے کردار کی تیاری میں مصروف ہے؟